نیلام گھر

دوسرا ایڈیشن

طاہر مظہر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیلا گھر

دوسرا ایڈیشن

طاہر مضطر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ)

نیلام گھر

Neelaam Ghar

(First Collection of Poems)

By

Syed Tahir Muzter

"Syed Lodge" 161, Rewalpora Housing colony

Srinagar 190005- Kashmir

E-mail: tahirmuzter@hotmail.com

نام کتاب : نیلام گھر

مصنف:۔ طاہر مُضطرؔ

ترتیب :۔ ڈاکٹر فرید پربتی

سرورق :۔ مسعود تابش

خوشنویس :۔ ظفر احمد

کمپیوٹر کمپوزنگ:۔ الفا ایسو سی ایٹس

پہلا ایڈیشن:۔ فروری ۲۰۰۰ء

دوسرا ایڈیشن:۔ جولائی ۲۰۰۵ء

ناشر :۔ میڈیا کشمیر | پوسٹ بکس نمبر 10 جی پی او سرینگر 190001 | پوسٹ بکس نمبر 1 گاندھی نگر جموں 180001

مطبوعہ :۔ پرنٹ پلس، دہلی

تعداد :۔ ۱۱۰۰

قیمت:۔ ۱۵۰/روپے

تقسیم کار:۔

الفا ایسو سی ایٹس

متو کمپلیکس (دوسری منزل) ریڈ کراس روڈ، بڈشاہ چوک، سرینگر کشمیر۔۱۹۰۰۰۱

(Mobile : 9419001375,9419008250)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیلام گھر

دوسرا ایڈیشن

طاہر مضطر کی نظموں کا پہلا مجموعہ ''نیلام گھر'' پانچ سال قبل منظر عام پر آیا۔ اپریل ۲۰۰۰ء میں جموں پریس کلب میں سرکردہ صحافیوں، ادیبوں اور دانشوروں کی ایک پُر وقار تقریب میں اس کی رسم رونمائی انجام دی گئی جس کا اہتمام جموں و کشمیر اردو فورم اور رسا جاودانی میموریل لٹریری سوسائٹی نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ اس تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ ریاست کے مشہور و معروف صحافی طاہر مضطر جو تیس سال اردو صحافت سے جُڑے رہے اور پھر ۱۹۸۰ کے بعد ۱۹۹۰ تک وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کے دورِ حکومت میں انکے پولیٹیکل سیکرٹری کے منصب پر فائیز رہے۔ اچانک ایک شاعر کی حیثیت میں پہلی بار سامنے آئے، اور شاعر بھی ایسے کہ پہلے مجموعہ کی ''پہلی بات'' میں ممکنہ تنقیدی خدشہ سے بے پروا ''نیلام گھر'' میں اختیار کئے گئے، اپنے ڈکشن اور ادائیگی کو اچھے اور راست اظہار کا دل نشین وسیلہ بتاتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اُن کے لفظوں اور جملوں سے ان کا اعتماد جھلکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

''مجھے اپنے ہم زبان شاعروں کی ہمسری کرنے کا شوق نہیں۔ کیونکہ اپنے مشاہدات، محسوسات اور تجربات وتصورات کا راست اظہار میری اپنی تشنگی ہے اور .....تمنا بھی۔ اور اس قسم کے اظہار کیلئے میں نے جو ڈکشن اختیار کیا ہے۔ اس نوع کا ہے کہ میں اپنے نثری پاروں کو شاعرانہ لب ولہجہ اور آہنگ کے بس اتنا نزدیک لانا چاہتا ہوں کہ نہ صرف نثر کی دماغ سوز طوالت اور بوریت مٹ جائے، بلکہ یہ شاعری کے تلبیس اور ابہام سے بھی دور رہیں۔ اس عمل میں جو تخلیق اُبھرتی ہے میری رائے میں وہی اچھے اور راست اظہار کا دلنشین وسیلہ بن سکتی ہے''

یہ طاہر مضطر کے تجربے کی کامیابی ہے کہ نیلام گھر کی رسمِ رونمائی کی اس تقریب میں تقریباً سبھی مقررین نے اس کی شاعری کو Unique genere of poetry in prose

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نام دیا۔ پروفیسر ظہور الدین سابق صدر شعبہ اردو جموں یونیورسٹی نے اس تقریب میں ''نیلام گھر ایک تاثر'' کے عنوان سے اپنے تفصیلی مقالہ میں طاہر مضطر کی شاعری کے بارے میں کہا۔ کہ وہ اندھی تقلید کا قائل نہیں، اور نہ لکیر کا فقیر۔ وہ شعر کو احساس کی لطیف بازیافت سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا۔ اسی لئے وہ اپنے احساسات و مدرکات کی ترسیل کے لئے ایسا نثری پیراہن تراشتا ہے۔ جسے نثر لطیف بھی کہہ سکتے ہیں اور شعر یا نظم بھی۔ اُس کے یہاں الفاظ کا رچاؤ خوب ہے۔ ہر خیال پوری تابانی کے ساتھ اظہار کی منزل تک پہنچتا چلا جاتا ہے۔''

یہ رسم رونمائی کی تقریب کا مختصر ذکر تھا۔ پھر نیلام گھر کے بارے میں اردو دنیا کے مستند اُستاد اور شاعر پروفیسر جگن ناتھ آزاد کی آواز آتی ہے۔ انجمن ترقی اردو ہند کے ترجمان۔ ''ہماری زبان'' میں نیلام گھر پر اپنے تبصرہ میں وہ طاہر مضطر کو اردو دنیا کی مبارکبادی کا مستحق بتاتے ہیں کہ انہوں نے نظم آزاد، نثری نظم، نظم معرا اور پابند شاعری چاروں اصنافِ سخن کو ہم آہنگ کر کے ایک نئی صنف سخن کی طرح ڈالی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس نئی صنف کا ہمیں اس وقت نام معلوم نہیں، لیکن اس ایجاد کا کریڈٹ طاہر مضطر کو جاتا ہے۔ جس طرح آزاد غزل کا کریڈٹ مظہر امام کو جاتا ہے۔ اس ایجاد کو ہمیں پھلنے پھولنے کا موقعہ دینا چاہئے۔ وہ اگرچہ اس نئی صنف کی قبولیت یا عدم قبولیت نئی نسل پر چھوڑتے ہیں۔ لیکن اپنے تبصرہ میں انہوں نے نیلام گھر میں شامل نظموں کے نفس مضمون کے اظہار کی کامیابی کا اعتراف کیا ہے۔

۲۰۰۰ء میں نیلام گھر کے اجراء کے بعد اب تک کے پانچ برسوں کے دوران اس کی جو پذیرائی ہوئی وہ اس مجموعہ میں شامل غیر روایتی نظموں کی پسندیدگی کا ثبوت ہے۔ اسے ہم طاہر مضطر کی نئی صنفِ شاعری کی کامیابی کا نام دے سکتے ہیں۔ یہ پسندیدگی اور قبولیت کا ہی ایک ثبوت ہے۔ کہ ریاست اور بیرون ریاست کے بہت سے جرائد اور اخبارات میں ابھی تک تبصرے اور مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ مصنف کو بعض اہل قلم حضرات کے تاثرات تحریری صورت میں موصول ہو رہے ہیں۔ دوردرشن جموں نے کئی نظموں کو فلمایا۔ "Asian Eurasia Commentary" جرنل میں نیلام گھر کی نظموں کا انگریزی ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ ترجمہ کچھ اور انگریزی رسالوں میں بھی Reproduce کئے گئے ہیں۔ یہ انگریزی ترجمے پڑھ کر اردو رسم الخط سے ناواقف کچھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

قلمکار اور دانشور ''نیلام گھر'' کے ہندی ترجمہ کی تجویز رکھتے ہیں۔ جس پر ''میڈیا کشمیر'' نے کام شروع کیا ہے۔ "Literature in Exile" کے موضوع پر جموں میں منعقدہ ایک سمینار میں نیلام گھر کو کشمیر کے المناک حالات کو صحیح تناظر میں پیش کرنے کیلئے بے حد سراہا گیا۔ اس پورے پس منظر میں کتاب کی مانگ اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ ''میڈیا کشمیر'' کو اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا حوصلہ ملا۔

یہاں یہ گنجائش نہیں کہ نیلام گھر کی اب تک کی پذیرائی کی تفصیل بیان کی جاسکے۔ جس سے دوسرے ایڈیشن کی ضخامت بڑھ سکتی ہے۔ اسی لئے اس کتاب کے ابتدائی اگلے صفحات پر ''نیلام گھر'' پر چھپے اخباری تبصروں اور اہل قلم حضرات کے تاثرات کی طویل فہرست میں سے چند تبصرے اور تاثرات انتہائی مختصر الفاظ میں نذر قارئین کئے گئے۔ ''**میڈیا کشمیر**'' اس تفصیل کو علیحدہ طور پر یا مصنف کی دوسری زیر ترتیب کتاب کے ایک حصہ کے طور پر شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ایسا کرنے سے طاہر مضطر کے اختراعی ڈکشن کے مخصوص شعری عمل میں اُبھرنے والی تخلیقات کے زوردار اثر، گرفت، وسیع رسوخ اور دلنشینی کا بھرپور اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور اُن کے اس اظہار کی تائید و تصدیق ہوسکتی ہے۔ جس پر انہوں نے اپنے دستخط ثبت کر کے نیلام گھر کی شروعات کی ہے :۔

لفظ پھیلے تو سمندر بھی کنارہ مانگے
میرے افکار کو کیا کون و مکاں کی پرواہ
مجھ کو میزان نہ اوزان کی کوئی پرواہ
مجھ کو اثبات نہ ایقان کی کوئی پرواہ

عرشؔ صہبائی

مارچ ۲۰۰۵ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیلام گھر

نذرِ قارئین

کچھ تبصرے، کچھ تاثرات، کچھ خطوط مختصر الفاظ میں

طاہر مُضطر نے ایک نئی صنف سخن کی طرح ڈالی ہے

▼۔ نیلام گھر میں طاہر مضطر نے نظم آزاد، نثری نظم، نظم معرا اور پابند شاعری، چاروں اصنافِ سخن کو ہم آہنگ کر کے ایک نئی صنف سخن کی طرح ڈالی ہے۔ اس ایجاد کیلئے وہ اردو دنیا کی مبارکبادی کا مستحق ہے۔ نیلام گھر میں ''پہلی بات'' پڑھ کر میں ان کی تحریر کی ادبیت، روانی اور لطافت سے بھی بے حد متاثر ہوا۔ مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا کہ طاہر مضطر اتنے عمدہ اور معیاری نثر نگار بھی ہیں۔

پروفیسر جگن ناتھ آزاد (آنجہانی) (ہفت روزہ ''ہماری زبان'' انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی۔ (۷۔ستمبر ۲۰۰۰ء)

▼۔ میں نے آپ کی شاعری کو عمدہ پایا۔

شمس الرحمان فاروقی الہ آباد (۸ر ستمبر ۲۰۰۰ء)

▼۔ نیلام گھر غیر متوقع طور پر ایک طویل اور گہری خاموشی کے بعد ملا۔ آپ کی نظموں سے آپ کے ذہن کی زرخیزی عیاں ہے۔ آپ نے مروّج و متعین سانچوں سے انحراف کر کے اپنے لئے ایک الگ راہ نکالی ہے۔.....

مظہر امام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

▼۔ یہ واقعی خوش آئندہ بات ہے کہ صحافت میں خاصی شہرت حاصل کرنے کے بعد طاہر مضطر ایک طویل عرصے کے بعد پھر ادب خاص کر ادب کے جو ہر لطیف یعنی شاعری کی جانب مراجعت کر چکے ہیں۔ ان کی طبیعت میں شروع سے ہی جو تُندی، سرکشی اور روایت بیزاری تھی وہ حیرت انگریز طریقے سے ان کی شعر گوئی میں بھی اپنی بہار دکھانے لگی ہے۔ انھوں نے اپنے مشاہدات اور احساسات کا راست اور پُر زور اظہار کرنے کی ٹھان لی ہے۔

پروفیسر حامدی کشمیری، سرینگر

▼۔ زندگی کا قریبی مشاہدہ۔ فراخدلانہ روّیہ اور بات کہنے کا فن آپ کی شاعری کی نمایاں خصوصیت ہے۔.....

۱۰/اپریل ۲۰۰۰ء

بلراج کومل.....نئی دہلی۔

▼۔ نیلام گھر کشمیر کا عکّاس و ترجمان ہے۔ اور مشرق و مغرب سبھی ممالک کا طرفدار۔ یہ نہالِ سخنِ تخمِ احساس کی بالیدگی کا حاصل ہے۔ اسے پڑھئے اور زخموں کے گلاب چُن لیجئے۔ میخانوں کی تشنہ کامی محسوس کیجئے۔ حُسن کی غمنا کی اور عشق کی شوریدگی کا نظارہ کیجئے۔

سرینگر ۷/مئی ۲۰۰۱ء

پروفیسر رحمان راہی۔

▼۔ جاوید کشمیر کو آشوب آگہی کے جس گرداب کا سامنا ہے۔ اُس کو عبور کرنے کیلئے پامال سانچے ناکافی ہیں۔ اسی لئے طاہر مضطر نے بھی نامانوس گھاتوں کو استعمال کرنے میں جھجک سے کام نہیں لیا ہے۔ اور بہت سے مواقع پر اُن کے یہ پینترے مشاقی کا سراغ دیتے ہیں اسی لئے اُن کی شاعری میں تازگی بھی ملتی ہے اور تسکین بھی.....وہ عام روش کے برعکس اپنی آواز کو سلامت رکھنے کیلئے مسلسل تگ و تاز میں رہتے ہیں۔ اور یہ بات اُن کے قارئین کیلئے خوش آئند بنتی ہے۔ جو صداؤں کی چونگ گم Chewing Gum والی پامالی سے اُکتا گئے ہیں۔

جموں ۲۵/اریل ۲۰۰۱ء

محمد یوسف ٹینگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

▼۔ نیلام گھر کی نظموں کا ڈکشن اختراعی پہلو لئے ہوئے ہیں۔ان نظموں میں وہ تمام شعری محاسن موجود ہیں جو اچھی شاعری کی علامت ہوتے ہیں۔ نیلام گھر کی نظمیں پڑھ کر انسان کے منجمد احساسات پگھلتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح دھوپ کی تمازت چوٹیوں پر جمع برف کو آبشار میں تبدیل کر دیتی ہے۔

یکم مئی ۲۰۰۱ء

عرش صہبائی

▼۔ طاہر مضطر کی شاعری کی دُنیا وسیع ہے اور عریض بھی۔ اور اس لحاظ سے نیلام گھر اُردو کی تجرباتی شاعری میں ایک قابل قدر اضافہ..... ہر سطر اُن کی فنی دسترس کی کہانی بیان کرتی ہے۔ اُن کے ذہن کی لکیر روشن ہے اور اس روشنی میں وہ اپنے پڑھنے والوں کو ساتھ لیکر چلتے ہیں۔ نیلام گھر ان کی شناخت بن چکی ہے۔

سرینگر ۲۷ فروری ۲۰۰۵ء

نور شاہ

▼۔ طاہر مضطر نہ اندھی تقلید کا قایل ہے اور نہ لکیر کا فقیر، وہ شعر کو احساس کی لطیف بازیافت سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا ہے۔ اسی لئے وہ اپنے احساسات و مدرکات کی ترسیل کیلئے ایسا نثری پیراہن تراشتا ہے جسے نثر لطیف بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور شعر یا نظم بھی۔ اُس کی نظموں میں الفاظ کا رچاو خوب ہے۔ ہر خیال پوری تابانی کے ساتھ اظہار کی منزل تک پہنچتا ہے۔

جموں ۲۱ اپریل ۲۰۰۰ء

پروفیسر ظہور الدین

▼۔ رشتوں کی زنجیریں، آدم کی تلاش، محبت کی لازوالی اور ابدیت، جغرافیائی علامتیں اور سب سے بڑھ کر انسان کی عظمت اور حُسن اور محبت کرنے کی ادا..... یہی سودا رکھا ہے اس نیلام گھر میں ..... یہ سودا بہت انمول اور بیش بہا ہے..... اس کیفیت کو اپنے اندر اتارنے کیلئے..... اُن کے ساتھ گفتگو قائم کرنے کیلئے ہم سب کو اس نیلام گھر میں داخل ہونا ہوگا۔ یہ سوغات بار بار نیلام نہیں ہوتی ہے۔

جموں۔ مئی ۲۰۰۱ء

پشکر ناتھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

▼۔ شاعر ایک سنگیت کار ہے۔ مصور ہے اور ایک دانشور بھی ..... جس کے ذہن کے سانچوں سے نکالے گئے مجسمے بولتے بھی ہیں، گاتے بھی ہیں، روتے بھی ہیں، ہنستے بھی ہیں طاہر مضطر ان تینوں خوبیوں کا مالک ہے۔

نئی دہلی

ویریندر پٹواری

▼۔ نیلام گھر میں شامل نظمیں باوجود نثر کے قریب ہونے کے اپنے اندر ایسی شعریت رکھتے ہیں۔ کہ قاری پڑھتا ہی جاتا ہے۔ خیالات کی ندرت نے لفظوں میں ایسا باطنی آہنگ پیدا کیا ہے کہ پڑھنے والا تھوڑی دیر کیلئے مسحور ہو جاتا ہے۔ خاص طور سے اُن کی نظمیں ''میں راتوں کو اب جاگتا ہوں''، ''آنسو''، ''پت جھڑ کا پھول''، ''لمس پاکیزہ''، ''نیلام گھر'' اور ''یہ ہے زندان'' اس کی اہم مثالیں پیش کرتی ہیں۔

سرینگر ۱۴ر جون ۲۰۰۱ء

ڈاکٹر محمد زمان آزردہ

▼۔ طاہر مضطر نے نیلام گھر میں شبِ ظلمات و تاریک میں یاس و قنوطیت کے کربناک ماحول میں جس انداز سے حالات واقعات کی عکاسی کی ہے۔ اس سے امید کی شمعیں پھر سے فروزان ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ گئے گذرے واقعات جب نئے انداز فکر سے قلمبند ہوتے ہیں تو نئی نسل نئے فکر و خیال کی روشنی میں اپنے لئے روشن اور تابناک حال اور مستقبل کی تعمیر میں جٹ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ طاہر مضطر کی یہ کوشش ایک کامیاب کوشش ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔..... ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

مولانا بشیر الدین احمد
مفتی اعظم جموں و کشمیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

▼۔ صحافت میں طاہر مضطر کا اعلیٰ مقام محتاج تعارف نہیں۔ لیکن اب ایک شاعر کی حیثیت میں ''نیلام گھر'' منظر عام پر لا کر انہوں نے ادبی حلقوں میں بھی اپنا ایک مقام بنالیا ہے۔

اسیر کشتواڑی صدر جموں و کشمیر اردو فورم

▼۔ طاہر مضطر کا پہلا مجموعہ نیلام گھر اپنے اندر زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ایک بالغ نظر اور حساس انسان کی سوچ سموئے ہوئے ہے۔ مضطر معاشرے کے مروّجہ رشتے، اپنے اردگرد ہونے والے حادثات اور ان سے پیدا ہونے والی اندرونی کیفیت کا ایک خاص انداز سے اظہار کرتے ہیں۔ روحِ عصر مضطر کے کلام میں موج بیتاب کی طرح کارفرما ہے۔ نیلام گھر میں جو سلاست اور روانی ملتی ہے۔ وہ اس کی محنت شاقہ کی نتیجہ ہے۔

ظہور عشمی

۹/مارچ ۲۰۰۳ء

(نور محمد سابق چیف سیکرٹری جموں کشمیر)

▼۔ میں آپ کے بارے میں اتنا ضرور جانتا تھا کہ آپ نے جموں و کشمیر کی صحافتی دُنیا میں ایک بیباک اور منجھے ہوئے صحافی کی حیثیت میں ممتاز مقام حاصل کیا ہے لیکن اب ''نیلام گھر'' کی وساطت سے آپ کی فنکارانہ صلاحیت بھی عیاں طور پر سامنے آئی ہے۔ آپ کے شدت احساس اور سماجی شعور نے ''نیلام گھر'' میں شامل نظموں کو دلکش بنایا ہے۔

۳/اکتوبر ۲۰۰۲ء

حسن ساہو

(ایڈیٹر روزنامہ گردش سرینگر)

▼۔ طاہر مضطر کی نظموں میں جذبات و احساسات کی گھن گرج ہے۔ سبک روی بھی اور تندروی بھی۔ امید و یاس کا تلاطم لئے ہوئے یہ نظمیں فیض احمد فیض کی یاد دلاتی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ ؎ ''کہ خونِ دل میں ڈبو لی ہیں انگلیاں میں نے''

۹ ستمبر ۲۰۰۳ء

ڈاکٹر فریدہ کول شعبہ اردو گورنمنٹ زنانہ کالج سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

▼۔ نیلام گھر کی نظموں میں فکر تجربے اور احساس کا اظہار بے کراں شدّت سے ملتا ہے۔ اور طاہر مضطر آزاد نظم کی تکنیک، سلاست، روانی اور موسیقیت سے بخوبی واقف ہیں۔ طاہر مضطر صاحب نے اپنی کتاب کا نام ''نیلام گھر'' رکھ کر اپنے احساسات و جذبات اور اپنے افکار کو اپنے دل کے کرب میں سمیٹ کر اپنی فنی صلاحیت کا اظہار کیا ہے۔

جولائی ۲۰۰۱ء — ماہنامہ ''ایوان اردو''.....دہلی اکیڈیمی

مبصر: منوّر رامروہی

▼۔ طاہر مضطر کی نظمیں منفی رجحانات اور باطل قوتوں کے خلاف ایک حسّاس دردمند شاعر کا احتجاج ہے۔ قابلِ ذکر پہلو یہ ہے کہ شاعر نے اپنے مشاہدات و محسوسات کے اظہار کیلئے جن اسالیب سے کام لیا ہے۔ اس میں بھی انہوں نے اپنی انفرادیت کا نقش باقی رکھا ہے۔

ماہنامہ ''اردو دُنیا'' نئی دہلی۔ قومی کونسل رائے فروغ اردو زبان

اگست ۲۰۰۰ء — مبصر:۔ نذرالسلام نظمی

▼۔ **ایک تبصرہ۔ ایک جائزہ:** شائقین شعروادب کہتے ہیں کہ طاہر مضطر ایک عمدہ اور باصلاحیت شاعر ہیں۔ کچھ لوگ ان کی سیاسی بلوغیت اور شعور کی تعریف کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے صحافت، سیاست اور ادب طاہر مضطر کا دوسرا نام ہے۔ ان کے اخبارات اگرچہ زیادہ دیر تک اپنا وجود قائم نہ رکھ سکے لیکن ان اخبارات کی فائلیں اب بھی کشمیر کی صحافت اور سیاست کی عمدہ دستاویزات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ شعروشاعری میں طاہر مضطر کے نیلام گھر کو اونچا مقام حاصل ہے۔ اُن کی آزاد طبیعت کی طرح اُن کی نظمیں بھی آزاد اور فنی بندشوں سے آزاد ہیں لیکن اُن میں بڑی روانی اور جولانی ہے۔ نظم کا پہلا لفظ زبان پر آتے ہی آخری لفظ تک ساری نظم نوکِ زبان پر متحرک رہتی ہے۔ طاہر کی نظموں کے موضوعات کا حُسن اُن کے عنوانات کے انتخابات سے دوبالا ہُوا ہے۔ نیلام گھر اردو شاعری ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اردو کی معیاری تخلیقات کیلئے اہل زبان ہونا ضروری نہیں۔

۷ر جنوری ۲۰۰۳ء — ادارہ.....روزنامہ سرینگر ٹائمز۔ سرینگر۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

▼۔ نیلام گھر کشمیر کا کرب کا شعری اظہار ہے۔..... طاہر مضطر نے ایک موزوں سوال پوچھا ہے۔ کہ کیا میں ایک خونی ہوں؟ یہ سوال صرف طاہر کے ذہن پر دستک نہیں دے رہا ہے۔ یہ سوال اُن تمام ذہنوں پر دستک دے رہا ہے جو جانور کا خون دیکھ کر بے ہوش ہو جاتے تھے..... طاہر کا ذہن آج بھی زندہ ہے اسی لئے آنسو بہا رہا ہے۔

روزنامہ قومی آواز..... دہلی

مبصر:۔ موہن چراغی

▼۔ **طاہر مضطر احساس کا شاعر**..... طاہر مضطر جنہیں میں نے اُستاد صحافت سے جانا ہے۔ ایک بہترین شاعر بھی ہونگے۔ یہ گماں مجھے نہ تھا..... وہ آسان اور غیر مبہم وسیلۂ اظہار کے توسط سے رشتوں کے سلسلے جوڑنے میں یقین رکھتے ہیں۔ اور اس کا اظہار ان کے مجموعہ کلام نیلام گھر میں بھرپور طریقے سے اُبھرا ہے۔ اُن کی نظمیں پڑھنے والے کو کبھی جھنجھوڑتی ہیں، اور کبھی وجد میں لاتی ہیں۔ کئی نظموں کی روانی تو ایک پہاڑی ندی کی مانند ہے جو نہ تھمنے کا نام لیتی ہے نہ رکنے کا اور نہ تھکنے کا۔

ہفت روزہ کشمیر عظمیٰ سرینگر

مبصر: جاوید آذر

۹۔۱۵/اگست ۲۰۰۴ء

▼۔ نیلام گھر ایک حساس دل اور باخبر دماغ کے مالک فن کار کی لکھی ہوئی ایسی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جن کے خارج کے شور میں سکوت اور باطن کے سکوت میں شور کی گونج صاف سنائی دیتی ہے۔ .....

۵/اگست ۲۰۰۰ء

ہفت روزہ جرس کارواں۔ دہلی

مبصر:۔ اشہر ہاشمی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

▼۔ نیلام گھر کے تناظر میں **طاہر مضطر انسانیت کا شاعر** ہے۔ اس کی بیشتر نظموں میں انسانیت کا ماحول کا، حالات کا اور ان سے بڑھ کر کشمیر کا کرب بولتا ہے۔ طاہر کی نظموں کی وہی کیفیت ہے جو ہندی کے مشہور شاعر رام کرشن پانڈے کی نظموں کی ہے۔ جن کی ہر نظم انسانی درد اور کرب میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے۔

بیتاب جے پوری.....ایڈیٹر روزنامہ فروغِ وطن جموں

مطبوعہ "ندائے مشرق" سرینگر

۲۵ جون ۲۰۰۰ء

▼۔ معروف کشمیری صحافی اور قلم کار طاہر مضطر کے پہلے مجموعۂ کلام نیلام گھر میں غم جاناں کے ساتھ غم دوراں کا ذکر خوبصورت انداز میں آزاد نظموں میں کیا گیا ہے۔ ذہنی رومانیت کی رنگینی نے سماجی ناانصافیوں اور پابندیوں کی تلخیوں کے ردعمل میں بغاوت اور بیزاری کا روپ دھار لیا ہے اس مجموعۂ کلام کی روشنی میں طاہر مضطر جہاں سماجی آزادیوں کا متوالا ہے۔ وہاں سیاسی آزادی کے موجودہ تصوّرات اس کیلئے کوئی کشش نہیں رکھتے۔

ہفت روزہ چٹان سرینگر

۳۰ اپریل ۲۰۰۰ء

▼۔ طاہر مُضطر ریاست جموں و کشمیر کے جانے پہچانے جرنلسٹ ہیں۔ "نیلام گھر" اِسی صحافی کی آزاد نظموں کا مجموعہ ہے جس کے پیش لفظ میں جناب مظہر امام لکھتے ہیں طاہر مضطر افلاطونی رویہ اپناتے ہوئے مابعد طبیعات سے رشتہ نہیں جوڑتے۔ اُن کا رشتہ سراسر ارضی ہے اور ہماری زندگی کی آغوش کا پروردہ ہے۔ سرورق چہار رنگی میں ہونے کے باوجود سادگی میں پُرکاری کا نمونہ ہے۔

روزنامہ "انقلاب"، ممبئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

Tahir Muzter's jouney from Jounalism to Poetry : An ex bureaucrat, a journalist and now a poet-Tahir Muzter's book ..... "Neelaam Ghar" was released this week in an impressive function organised by Rasajavadani Memorial Literary Society and Jammu & Kashmir Urdu Forum.

The book "Neelaam Ghar" is not an ordinary book but a book about the journalist turned poet's journey all the way from the power block to poetry. This book has all the sentiments of this man.

Journey Line, Jammu

(April 30, 2000)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

one must read **Neelaam Ghar.** Every non-Kashmir reader of the book will feel the pain of Kashmiris, which they have been undergoing for the last decade. The poet believes and craves for new relationship, based on human feelings.

It is these human feelings which were stengthened by the prophets seers and saints in the past. The poet calls this universe "his book" which spreads over the oceans and the continents. He beleives that man should be man alone and not this or that entity. He says "I am only and only A man, I want to remain human. Don't put shackles on me. Let me breathe in free atmosphere. My religion is only that which I brought with me at the time of my birth.

(The Daily State Times, Jammu)

16.04.2000 Pre-Release Review

Tahir Muzter's Poetic collection entitled "Neelam Ghar" contains poems in free verse which has its own charm. The reader adopts a method of his own to read them in just the way he talks to a person musicalitty not withstanding.

(June 20, 2000) **Daily Greater Kashmir Srinagar**

Neelaam Ghar is a collection of Poems, which faithfully reflects the pain and suffering that have marked the turbulent times in the Kashmir valley. While acknowledging the basic reality of human relations he attaches greater importance to the much deeper relations based on human values, where the blood relations almost pale into insignificance.

SENSOR

Sunday Suppliment of Greater Kashmir Srinagar.
(May, 11 2003)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

Eternal quest for man: Tahir Muzter's Neelaam Ghar, his first collection of Prose-Poems Or poetic prose, the way you look at it, is yet another expression of his eternal craving to reach the blissful state of true and genuine humanity untrammelled by divisions, barriers, biases and prejudices created by man himself.

Henrik Ibsen said "Verse is for vision, prose for ideas"..... Neelaam Ghar which is a captivating blend of poetry and prose is also a combination of vision and ideas of Muzter's Journey in search of man. philosophers have spoken and dreamt of. It is the intensity of his quest, which makes him say, time and again, that he wants to be nothing but a man-genuine and untarnished.

Muzter is a poet with a mission or shall we say, a noble dream that ultimately the man and his goodness will prevail and humanity shall cease to be torn by division..... When you peep into the depths and intensity of his feelings, you will enjoy his company, the company of "NEELAAM GHAR".

(May 10, 2000) **(The Daily Kashmir times, Jammu) & Kashmir Sentinal**

Reviewer **: Shyam Koul**

The new awaking. Tahir Muzter along with other contemporary writers and poets, is the herald of new age. A neo-civilization of the shrunken global village is emerging on the horizon. These intellectuals like the seers of yore have foreseen and felt it and expressed in their words. If one wants to peep into the future and get an impression of the emergin new world,

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

Having Known Tahir Muzter for over 35 years as journalist, writer, political activest and T.V proffesional, it is difficult to contain his personality within confines of his poetic achievements. ..... His pieces:

میری کتاب۔فقط انسان۔اپنی ذات سے ایک سوال.....نیلام گھر۔جنت اور جہنم

in his collection "NEELAAM GHAR" would place him on high pedestal of persons with vision and liberated souls.

Sat Paul Sahni

(20-A, D/C Ghandhi Nagar Jammu)

I have been reading Neelaam Ghar and have been struck by the modern Idiom and lyrical imagery.

M.K. Kaw

Prisedent All India Kashmiri Samaj, New Delhi
Former Secretary, Ministry of
Human Resources Development Govt. Of India

(March 7, 2001)

High flight of Poetic Imagination. Syed Tahir Muztar is basically a Journalist who has now superbly wielded his gifted pen for writing poetry also. Although Neelaam Ghar is his maiden venture yet it has established his credentials as a poet. This collection of poems amply reflects the creative faculties of T. Muzter and this is certainly a new feather in his cap.

The Daily Exculsior, Jammu

(May 7, 2000)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیلام گھر

Neelaam Ghar

(First Collection of Poems)

By

Syed Tahir Muzter

e-mail: tahirmuzter@hotmail.com

Reviews & Openions

Excerpts

I am perusing "Neelaam Ghar" with interest.

I. K. Gujral (Former Prime. Minister)

(Feb 9, 2001) INDIA

Tahir Muzter, a multi faceted personality :Tahir Muzter, author of Neelaam Ghar is a multi faceted personality having vast experience in journalism and public relations. I congratulate the author for his great achievement of writing poems and collecting them in book form. This collection of poems expresses the urge of the poet for the revival of human values. Writers and poets are always in search of truth and they try to bridge the gulf between the people of all sections of the society created by persons with vested interests.

Ved Bhasin

(Presidential Address at the Releasing function of Neelaam Ghar at Jammu press club)

(21-04.2000)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیلام گھر

انتساب _____ ۲۳

پہلی بات.....مصنف _____ ۲۷

پیش لفظ.....جناب مظہر امام _____ ۳۱

نیلام گھر ــ آوازوں کا نیا البم.....جناب فاروق نازکی ___ ۳۹

ترتیب

۱. دستخط _____ ۴۵

۲. دعا _____ ۴۶

۳. میری کتاب _____ ۴۸

۴. حادثہ _____ ۵۱

۵. فقط انسان _____ ۵۳

۶. اپنی ذات سے ایک سوال _____ ۵۹

۷. زندگی _____ ۶۳

۸. جنت اور جہنم _____ ۶۵

۹. تصویر _____ ۶۸

۱۰. بوالہوسی _____ ۷۱

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۱۱. میں راتوں کو اب جاگتا ہوں _____ ۷۲

۱۲. قانون _____ ۷۳

۱۳. مجھ کو سنگسار کرو _____ ۷۶

۱۴. پیشگی ضمانت _____ ۸۵

۱۵. ایک غیر مطبوعہ خبر _____ ۸۸

۱۶. آنسو _____ ۹۲

۱۷. تم _____ ۹۴

۱۸. شناسائی _____ ۹۶

۱۹. روح اور لہو _____ ۹۹

۲۰. دو ہاتھ _____ ۱۰۰

۲۱. اُف _____ ۱۰۲

۲۲. بلا اشتباہ _____ ۱۰۴

۲۳. مونولاگ _____ ۱۰۷

۲۴. مرنے کا حق _____ ۱۰۹

۲۵. پت جھڑ کا پھول _____ ۱۱۲

۲۶. لمحہ قیامت _____ ۱۱۴

۲۷. اُجالا _____ ۱۱۷

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۲۸. صلہ ۱۱۹
۲۹. لمس پاکیزہ ۱۲۱
۳۰. ہم آہنگی ۱۲۳
۳۱. میری عبادت ۱۲۶
۳۲. کرب ۱۲۸
۳۳. خلش ۱۳۱
۳۴. مقتل ۱۳۴
۳۵. ایک خط ۱۳۶
۳۶. بے رُخی ۱۳۸
۳۷. کیا کروں؟ ۱۴۰
۳۸. نیلام گھر ۱۴۳
۳۹. یہ ہے زندان ۱۴۶
الف ۱۴۷
ب ۱۵۲
ج ۱۵۵

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شریکِ احساس کے نام

کہ میرے سامنے احساس کا حسین رشتہ

تمام رشتوں سے اعلیٰ

تمام رشتوں سے اولیٰ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جسم کے سمندر میں ڈوبنا تو آسان ہے
رُوح کے جزیرے تک کس کی ناؤ آئے گی

مظہر امام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پہلی بات

نیلام گھر میری نظموں کا پہلا مجموعہ ہے

دس سال قبل جب اس کتاب کی کتابت مکمل ہو چکی تھی۔ اور طباعت کے لیے تیار تھی تو کشمیر میں ایک ایسی لہر چلی کہ یہاں سب کچھ بکھر کے رہ گیا..... مختلف حلقوں نے اس لہر کے مختلف نام دئے۔ میں اس لہر کا کوئی نام دیکر آنے والے مورخ کے کام میں دخل اندازی نہیں کروں گا۔ مجھے بس اتنا معلوم ہے۔ اور میں نے بس اتنا دیکھا کہ یہ لہر چلنے کے ساتھ کشمیر کے سینے سے خون بہنے لگا..... کشمیر کی فضاؤں میں بارود کا تعفن بھر گیا..... اِدھر اُدھر دھواں اڑنے لگا۔ اور اس دھوئیں میں کھنڈرات اُبھرنے لگے ..... ماحول وحشت اثر بن گیا۔ اور اس کے ساتھ کشمیر میں جمود کا ایک ایسا دور شروع ہوا جس میں سب کچھ یخ بستہ ہو کے رہ گیا۔ اس کی تفصیل لرزہ براندام ہے..... اپنے موضوع کے حوالے سے یہاں صرف اتنا کہوں گا کہ ادبی اور ثقافتی سرگرمیاں بھی ایک خواب بن کے رہ گئیں..... میں زخمی اور جلتے ہوئے کشمیر میں ''مہر و وفا'' کی بانسری کیسے بجاتا۔ میں نے بھی اس کتاب کی طباعت ملتوی رکھی۔ یہ جبری التوا تھا لیکن ''ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں''..... ایک تاریخی صداقت ہے۔ جس کے ظہور کا عمل کشمیر میں بھی شروع ہوا۔ اور یہ بات باعث اطمینان ہے کہ پچھلے کچھ برسوں کے دوران جناب فاروق نازکی، جناب بشیر اطہر، جناب مرزا یاسین بیگ، پروفیسر رحمٰن راہی، جناب حکیم منظور،

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جناب موتی لال ساقی، جناب رتن لال شانت، ڈاکٹر فرید پربتی، جناب رفیق راز وغیرہ نے اپنی کتابیں اجراء کر کے کشمیری ادب پر چھائے ہوئے جمود کو توڑنے کی کوشش کی۔

یہ محض کچھ تصنیفات کے اجراء کی عام بات نہیں۔ بلکہ یہ سات آٹھ برسوں کے وحشت اثر ماحول میں تخلیقی عمل سے جدا نہ رہنے کی اہم بات ہے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ ایک سچے ادیب اور شاعر کی تخلیقی تشنگی حالات کی نامساعدت میں بجھتی نہیں بلکہ بڑھتی ہے۔ جناب فاروق نازکی کی ''نارہیوتن کزل ونس'' لفظ لفظ نوحہ، جناب بشیر اطہر کی ''کنہ شہر'' مرزا یٰسین بیگ کی ''لہولکیر'' پروفیسر رحمان راہی کی ''سیاہ رؤدِ جرہ بن منز'' اور رفیق راز کی ''نے چھہ نالان'' پڑھ کر کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہاں کے شاعر گھر کے زندانوں میں رہ کر بھی اپنے گردوپیش اور حالات وواقعات پر گہری نظریں جمائے ہوئے تھے۔ یہاں ان کتابوں کی تفصیل دینا اور ان پر تبصرہ کرنا میرا مقصد نہیں۔ البتہ کئی برسوں پر چھائے ہوئے ادبی جمود کے حوالے سے ان کا تذکرہ کیا۔ میں ان تمام جمود شکن پہل کار شعرا کو سلام کرتا ہوں۔ کہ مجھے بھی اپنا چھوٹا سا پہلا مجموعہ ''نیلام گھر'' منظر عام پر لانے کی تحریک ملی۔

نیلام گھر کے بارے میں اتنا کہنا چاہوں گا کہ اس میں شامل نظمیں بنے بنائے سانچوں میں ڈھلی ہوئی نہیں ہیں..... میرا ڈکشن، میرا طرز بھی پڑھنے والوں کو شاید کچھ مختلف لگے۔ میں بنیادی طور پر ایک صحافی ہوں۔ اپنی صحافتی زندگی کے کارزار میں جب کبھی کبھار مجھے اپنی داخلی اور خارجی واردات پر سوچنے کا موقعہ ملتا ہے تو میں اپنے احساسات وجذبات کو اشعار میں نہیں بلکہ جملوں میں قلمبند کرتا ہوں۔ میری نظمیں ان ہی جملوں سے ترتیب پائی ہوئی ہیں۔

مجھے اپنے ہم زماں شاعروں کی ہمسری کرنے کا شوق نہیں۔ کیونکہ اپنے مشاہدات، محسوسات اور تجربات وتصورات کا راست اظہار میری اپنی تشنگی ہے اور.....

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تمنا بھی۔اور اس قسم کے اظہار کے لیے میں نے جو ڈکشن اختیار کیا ہے، اس نوع کا ہے کہ میں اپنے نثری پاروں کو شاعرانہ لب ولہجہ اور آہنگ کے بس اتنا نزدیک لانا چاہتا ہوں کہ نہ صرف نثر کی دماغ سوز طوالت اور بوریت مٹ جائے بلکہ یہ شاعری کے تلبیس اور ابہام سے بھی دور رہیں۔اس عمل میں جو تخلیق اُبھرتی ہے۔میری رائے میں وہی اچھے اور راست اظہار کا دل نشین وسیلہ بن سکتی ہے۔ایسی تخلیق نہ اخباری نثر کی طرح دوسرے روز باسی بن جائے گی اور نہ یہ صرف شاعروں کے پڑھنے کی چیز بن کر رہ جائے گی جو شعری تخلیقات کے ساتھ عام طور پر اب تک ہوتا آیا ہے۔اسے آپ شاعری کے مستند آفاقی تصور کی مزید ایک توسیع بھی کہہ سکتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اپنے محسوسات، تجربات اور تصورات کی لطافتوں یا تلخیوں میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کرنے کے مقصد سے نثر اور شاعری کے بیچ میں اُبھرتی اس صنف کے نئے نئے تجربے کرنا کوئی گناہ نہیں۔اور نہ اِسے شاعری کی توہین گردانا چاہیے یہاں میں نے یہ مختصر وضاحت اس لیے کی کہ

تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں

یہاں اس بات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کہ جناب مظہر امام کا لکھا ہوا ''پیش لفظ'' صرف ۱۹۸۸ء تک کی میری نظموں کا احاطہ کرتا ہے۔اس کے بعد لکھی گئی نظمیں ان کی نظر سے نہیں گذری ہیں۔ظاہر ہے کہ ان کے تاثرات کو اُس حصہ تک محدود سمجھا جانا چاہیے[۱] جناب فاروق نازکی کے تاثرات ''آوازوں کا نیا البم'' زیر نظر مجموعے کے مکمل مسودہ کے مطالعہ کا نتیجہ ہیں، جس میں وہ نظمیں بھی شامل ہیں جو میں نے ۱۹۸۸ء کے بعد تخلیق کی ہیں۔

نوٹ: [۱] ۱۹۸۸ء کے بعد لکھی گئی نظموں کی فہرست کتاب کے آخر پر ملاحظہ کیجئے تا کہ ''پیش لفظ'' کے بارے میں کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو جائے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں جناب مظہر امام کا مرہون منت ہوں جنہوں نے اُس وقت اپنی ذاتی اور سرکاری مصروفیات کے باوجود ۸۸ تک کے مسودے کو دلچسپی سے پڑھا اور کتاب کا پیش لفظ لکھا۔

میں جناب فاروق نازکی کا بھی ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے نہ صرف مکمل مسودے کو پڑھ کر اپنے تاثرات قلمبند کئے بلکہ مجھے اپنے بالغ نظر مشوروں سے بھی نوازا۔

میں خاص طور جناب شبیب رضوی کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو پچھلے کئی برسوں کے دوران وقت وقت پر میری نظموں کو پڑھتے اور پرکھتے رہے۔

نیلام گھر کی اشاعت کے لئے میں اپنے اُن نکتہ رس احباب کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے اس میں شامل تحقیقات کو خلوص و محبت سے پڑھا، مفید مشورے دئے۔ اور ان کو کتابی شکل میں منظر عام پر لانے کے لیے اصرار کرتے رہے۔ ان احباب میں جناب یٰسین بیگ، فرحت گیلانی، ویریندر پٹواری، مظفر ایرج، ہمدم کشمیری، بدر الدین (قمر الاسلام) ڈاکٹر فرید پربتی، اور پروفیسر مخمور حسین بدخشی شامل ہیں۔

طاہر مُضطر

سرینگر
یکم جنوری 2000

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پیشِ لفظ

طاہر مضطر کی پہلی شناخت صحافی کی ہے۔ ایک عرصے تک وہ دشتِ صحافت کے سیاح رہے ہیں۔ ان کا ذہن ترقی پسندانہ اور مزاج عارفانہ ہے۔ آج کے زمانے میں صحافت کی بنیادی قدروں کی پاسداری کرنا گھاٹے کا سودا ہے۔ طاہر مضطر گھاٹے کا یہ سودا قبول کرتے رہے ہیں۔ اسی لئے شہ کا مصاحب بن کر اتراتے پھرنا انہیں گوارا نہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان کا دل شاعر کا ہے۔ شاعری ضمیر فروشی کے ایوان میں پروان نہیں چڑھ سکتی۔ یہ دنیاوی اور مادی سود و منفعت سے بے نیازی کا مطالبہ کرتی ہے۔

طاہر مضطر کا تعلق اس سرزمینِ رنگ و نکہت سے ہے جسے کشمیر کہتے ہیں۔ اس خطے کی مادری زبان کشمیری ہے، جس کا بیش بہا ادبی اور فکری سرمایہ ہے۔ لیکن ریاستِ جموں و کشمیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کی سرکاری زبان اردو ہے۔ اس کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہوئے سو سال سے زیادہ کا عرصہ گذرا۔ ۱۸۸۵ء میں مہاراجہ پرتاپ سنگھ نے اسے سرکاری زبان کا درجہ دیا تھا۔ اہلِ کشمیر نے اردو کو اپنی مادری زبان کے پہلو بہ پہلو عزت و توقیر سے بٹھا دیا ہے، اور اپنے فکر و احساس کو ایک بڑے حلقے تک پہنچانے کے لئے اسے وسیلۂ اظہار بنایا ہے۔ محمد دین فوق، چراغ حسن حسرت، شہ زور کاشمیری، رسا جاودانی، غلام رسول نازکی، دینا ناتھ مست، کمال الدین شیدا، نند لال طالب جیسے شعراء اسی خاکِ ارجمند کی پیداوار ہیں۔ پھر قیصر قلندر، قاضی غلام محمد، حامدی کاشمیری، حکیم منظور، مظفر ایرج، اکبر جے پوری، شبیب رضوی، شجاع سلطان، رفیق راز، خالد بشیر، رخسانہ جبین جیسے طباع شعراء ہیں۔ فکشن، ڈرامہ، تنقید اور تحقیق میں پریم ناتھ پردیسی، پریم ناتھ در، رامانند ساگر، علی محمد لون، ڈاکٹر حامدی کاشمیری، ڈاکٹر اکبر حیدری، ڈاکٹر محمد زمان آزردہ، ڈاکٹر برج پریمی، نور شاہ، تیج بہادر بھان، ویندر پٹواری معروف نام ہیں۔ طاہر مضطر نے اپنے جذبات اور احساسات کی ترسیل کے لئے اردو کا ہی انتخاب کیا ہے۔

اردو میں آزاد نظم کی روایت نئی نہیں ہے۔ اس کی ابتداء کا سراغ عبدالحلیم شرر کے اس منظوم ڈرامے سے لگایا گیا ہے، جو مئی ۱۹۰۰ء کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"دلگداز" میں شایع ہوا تھا۔ لیکن باقاعدہ آزاد نظم کا نمونہ اشتیاق حسین قریشی کی نظم "درسِ فطرت" کی صورت میں ملتا ہے جو جون ۱۹۲۷ء کے "ہمایوں" میں شایع ہوئی تھی۔ اس صنف کو آگے بڑھانے اور اردو ادب میں قایم کرانے کا سہرا تصدق حسین خالد، ن۔م۔ راشد، میراجی سردار جعفری وغیرہ کے سر ہے۔ آج کی اردو نظم کی ہیئت دراصل آزاد نظم کی ہیئت ہے۔ پابند نظمیں شاذ و نادر ہی لکھی جاتی ہیں۔ زیرِ نظر مجموعہ "نیلام گھر" میں شامل طاہر مضطر کی آزاد نظمیں ثابت کرتی ہیں کہ شاعر اس صنف کی تکنیک، سلاست اور موسیقی سے آشنا ہے۔

آخر کوئی جذبہ تو ہے جو انسان کو فطرت سے قریب کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ درختوں، پودوں، پھولوں کی زبان سمجھنے لگتا ہے اور یہ پیڑ پودے بھی جیسے انسان کے دکھ سکھ کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ اس کی خوشی میں تالیاں بجاتے ہیں اور اس کی غمی میں سر جھکا کر خاموش ماتم کرتے ہیں۔ ایک ایسا ہی جذبہ انسانوں اور حیوانوں کے درمیان محبوبیت کا رشتہ قایم کراتا ہے۔ انسان اگر بے جان پیڑوں اور پودوں اور بے زبان پرندوں اور جانوروں سے رشتۂ یگانگت قایم کر سکتا ہے تو پھر انسان کا انسان سے رشتہ تو اور بھی اعلیٰ اور افضل ہے۔ افسوس یہ ہے کہ انسان کی خود غرضانہ خصلت اور حیوانی جبلت نے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اسے جسمانی رشتے سے آگے بڑھنے نہیں دیا۔ لیکن اب بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو رشتے کو ارتقائی صورت میں برتنے کے قائل ہیں، اور جو رُوح کو جسم پر مقدم سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک احساس کا رشتہ ہی اصل رشتہ ہے۔ رشتوں کی جانب یہ افلاطونی رویّہ آج کے دور میں مذاق کا موضوع بن سکتا ہے، لیکن طاہر مضطر کا تعلق اسی قبیلے سے ہے جو اس رویّے کو حرزِ جان بنائے ہوئے ہے۔ یہ بڑا مختصر قبیلہ ہے، لیکن اسی قبیلے کے وجود کے باعث اس عالمِ خاکی کے سمندر میں حُسن و صداقت، نیکی اور پاکیزگی کی لہروں کا لمس محسوس کیا جا سکتا ہے۔ طاہر مضطر اپنی نظم "مجھ کو سنگسار کرو" میں کہتے ہیں:۔

کہ میرے سامنے احساس کا حسین رشتہ
تمام رشتوں سے اعلیٰ
تمام رشتوں سے اُولیٰ
کہ جس پہ ہوتے ہیں قربان روائتی رشتے

مزاج، احساس اور جذبے کی یہ قربت، یگانگت اور ہم آہنگی شاعر کو سرشار رکھتی ہے۔ اس کا یہ رشتہ اس شخصیت سے قائم ہے۔

جو اپنی پاکی احساس سے عبارت ہے
وہ طنز و رشک و حسد کے اندھیرے جنگل میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ضیائے شمع فروزاں کی طرح پھیلی ہے۔
اُسی نے جھانکا ہے میرے جہان کے اندر
اُسی نے میرا درونِ ضمیر پہچانا
اُسی نے میرا قلم چوم کر
مرے اندر
مرے گذشتہ قلم کار کو جگایا ہے۔

شکیب کہ طاہر مضطر افلاطونی رویہ اپنائے ہوئے مابعد الطبیعات سے رشتہ نہیں جوڑتے۔ ان کا رشتہ احساس سراسر ارضی ہے اور ہماری روزمرہ کی زندگی کی آغوش کا پروردہ ہے۔ وہ ازدواجی رشتے کی بے معنویت کے قائل ہیں اور اسے ایک مجبوری قرار دیتے ہیں، حتیٰ کہ وہ خون کے رشتے کو بھی ایک ادنیٰ رشتے سے تعبیر کرتے ہیں۔

طاہر مضطر کی بیشتر نظمیں اسی شخصیت سے متعلق ہیں جن سے ان کا احساس کا رشتہ قایم ہے۔ وہ شخصیت محض ایک نرم و نازک، چھوٹی موٹی شخصیت نہیں ہے۔ وہ مصاف زندگی میں جہد و عمل کا پیکر ہے:۔

وہ آساں سمجھتی ہے سب مشکلوں کو
وہ دشواریوں کو بھی اک عزم سے جھیلتی ہے
وہ ہے سخت جاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پھر بھی ہے نرم دل
لچک جاتی ہے گرم موسم میں شاخِ شجر کی طرح
ہر اک مرحلے پر نیا عزم لے کر
سفر زندگی کا وہ طے کر رہی ہے

(نظم: تصویر)

طاہر مُضطر کے یہاں کبھی کبھی ایسے خوبصورت شعری پیکر بھی ملتے ہیں:

یہ میری سوچ اکثر ڈوب جاتی ہے
شناسائی کے بے ساحل سمندر میں
ملنساری کے اِک خوابیدہ منظر میں

(نظم: شناسائی)

وہ اس سماج میں نالاں اور بیزار ہیں جو احساس کے رشتے پر قدغن لگاتا ہے:

میرا ورثہ، مری میراث ہے منحوس رواج
میری پونجی، مری دولت ہے یہ مدقوق سماج
رسم ہے
جکڑا رہوں وقت کی زنجیروں میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ریت ہے

سر کو جھکائے رہوں شمشیروں میں

وقت کا حکم ہے

معصوم جوانی کو سسکتا دیکھوں

پھر بھی خاموش رہوں

(نظم: نیلام گھر)

چونکہ طاہر مضطر نے قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلی ہیں، لہٰذا زندان کا تجربہ ان کا حقیقی تجربہ ہے اور "یہ زندان ہے" کے عنوان سے ان کی تین نظمیں اس تجربے کو شعری پیکر عطا کرتی ہیں۔ ان نظموں کا ذائقہ مجموعے کی دیگر نظموں سے مختلف ہے اور ہر چند ان میں اربابِ سیاست کی چیرہ دستی، قانون کی بے بسی اور عدل و انصاف کی بے نیازی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے، لیکن سچائی یہ ہے کہ طاہر مضطر کو بھی حافظ ہی کی طرح "قصۂ سکندر و دارا" سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ تو یہی جانتے ہیں کہ ان کی داستانوں میں "بجز حکایت مہر و وفا" کچھ بھی نہ ہو۔ وہ خود کہتے ہیں:

زندگی نام ہے

بس محبت کے لمحات کا

مظہر امام

۱۴ اپریل ۱۹۸۸ء

۷ پرتاپ پارک فلیٹس،

ریذیڈنسی روڈ سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیلام گھر.....آوازوں کا نیا البم

طاہر مضطر کا مجموعہ ''**نیلام گھر**'' دیکھ کر مجھے حیرانی نہیں ہوئی، میں گزشتہ ۴۰ سال سے ان کو ایک صحافی، ایک بیروکریٹ، فلمساز اور ادیب کی حیثیت سے جانتا ہوں۔ ان کی شخصیت کے مختلف پہلو، مختلف ادوار میں سامنے آتے رہے لیکن یہ حیقت اپنی جگہ پر اٹل رہی کہ وہ ہر دور میں اپنی تلاش میں بڑے انہماک سے جٹے رہے۔

اس صدی کی چھٹی دہائی کے آخری برسوں میں انہوں نے کشمیری شاعری اور اس کے فوراً بعد نثر نگاری میں اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا۔ یہ وہ دور تھا جب کشمیر میں کلچرل کانگریس نامی تنظیم کا زور ابھی باقی تھا، ترقی پسند ادبی افق پر چھائے ہوئے تنے، ''کونگ پوش'' نام کے رسالے میں کشمیری اور اردو میں لکھنے والوں کی تحریریں مارکسی فلسفے کو مرکز بنا کر اس مکتب فکر کی آبیاری کا آئینہ تھیں۔ انہی ایام میں طاہر مضطر نے ''مشالچی'' اور ''ماجہ کشیرِ گُن'' جیسی نظمیں لکھیں۔ جن میں حقیقت نگاری کے ساتھ ساتھ شاعرانہ لوازمات بھی موجود تھے، بعدازاں ''ہتھوڑے'' اور اس طرح کے دوسرے افسانے لکھے جو صرف اور صرف ترقی پسندوں کے تتبع میں معرض وجود میں آئے تھے۔ یہ خانیار کے مشہور حلقہ علم وادب کے عروج کا زمانہ تھا جس کے ساتھ دینا ناتھ نادم، رحمان راہی، غلام نبی فراق، امین کامل، اختر محی الدین، حکیم منظور، پشکر ناتھ، وجیہہ احمد اندرابی، صوفی غلام محمد، تیج بہادر بھان، مخمور بدخشی اور امین اندرابی جیسے ادیب اور شاعر وابستہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تھے۔ طاہر مضطر اس حلقہ کے بانیوں میں ایک تھے اور لمبی مدت تک اس کے سیکریٹری کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ ساتویں دہلے کے پہلے حصے میں طاہر مضطر کی ادبی سرگرمیاں یک لخت بند ہو گئیں اور وہ صحافت کے بحر ذخار میں غوطہ زن ہو گئے۔ انہوں نے ہفت روزہ آہنگ اور سلسبیل سے روزنامہ پولٹیکل ٹائمز تک ایک صحافی کی حیثیت سے اپنا لوہا منوایا۔ وہ روزنامہ چنار کے پہلے ایڈیٹر بھی رہے ہیں اور یہ مضطر کا کوئی سیاسی پس منظر نہیں بلکہ صحافتی نیک نامی تھی کہ ۱۹۷۷ء میں نیشنل کانفرنس کی قیادت نے روزنامہ نوائے صبح کی ادارت کے لئے ان کی خدمات حاصل کیں۔ اور اُس دوران جناب شیخ محمد عبداللہ (مرحوم) نے بھی طاہر مضطر کی صحافتی صلاحیتوں کو بہ نظر احسن دیکھا۔ صحافت میں اُن کی شخصیت کو شناخت تو مل گئی مگر کشمیری زبان ایک اچھے ابھرتے شاعر اور ادیب سے محروم ہو گئی۔

ساتویں اور آٹھویں دہاکے میں **طاہر مضطر** ایک کامیاب صحافی کی حیثیت سے قدم جما چکے تھے۔ انہی دنوں ان کا ذہن دوبارہ شعر و ادب کی طرف مائل ہو گیا۔ ترقی پسندی داستان پارینہ ہو چکی تھی اور جدیدیت اپنے جھنڈے گاڑ رہی تھی، نادم، راہی، اور کامل بیانیہ شاعری کا دفتر بند کر کے علامت نگاری کی نئی راہوں پر چل پڑے تھے اور کشمیری شاعروں اور ادیبوں کا قافلہ ان کے ساتھ ہو گیا تھا۔ ادھر اردو شاعری میں ہمدم کشمیری، حکیم منظور اور حامدی کشمیری جدید شاعری کے دامن، میں نئے گل بوٹے کاڑھ رہے تھے۔ غزل کا جو احیاء جدیدیت کے سائے میں ہوا اس میں حکیم منظور مستعدی سے آگے بڑھتے رہے اور جدیدیت کے حوالے سے اپنے لئے ایک منفرد مقام پیدا کیا۔ حامدی کشمیری نے تنقید نگاری سے لیکر نظم نگاری تک اپنی ایک خاص طرح سے قارئین کو روشناس کرایا۔ مظفر ایرج کا سٹائل اس کی پہچان بن گیا ہمدم کشمیری اس قول کے ترجمان بن کر ابھرے ؎

کم کہو، اچھا کہو، اپنا کہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ادھر **طاہر مضطر** خاموشی سے نظم کے قدیم سانچوں کو چھوڑ کر اپنے خیالات کے لئے نئے سانچے بنانے کے کام میں پوری توجہ سے سرگرم ہو گئے، ان کی نظموں میں ہیت اور مواد کے لحاظ سے ایک الگ انداز کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اگر چہ یہ سانچے غیر مانوس نہیں، کمیاب ضرور ہیں۔ ان کی شاعری میں ایک طرح کا روکھا پن نظر آتا ہے۔ یہی روکھا پن روح عصر کی آئینہ داری کرتا ہے۔ ان کا براہ راست اظہار بیان موجودہ زمانے پر چھائے ہوئے صارفیت کے رجحان کا بھی غماز ہے۔ مجموعے کا نام "**نیلام گھر**" دیکھ کر میرے دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے، عہد حاضر میں ہر شے (consumerism) یعنی صارفیت کے ساتھ جُوگئی ہے۔ ادب، سیاست، رشتے ناطے اس حد تک کہ تعلیم اور نظام تعلیم بھی اس کی زد سے نہ بچ سکے، نیلام گھر کا شاعر، پرانی قدروں کی تلاش میں سرگرداں نہیں ہے بلکہ وہ نئے زمانے کے ساتھ اپنے ذہن کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے.....وہ اپنے آپ کو شکست و ریخت کا ایک حصہ جان کر اپنے محسوسات کو لفظوں کا جامہ پہناتا ہے۔ اس کی شاعری اپنی ذات کے حوالے سے آدم کی تلاش ہے، اس آدم کی جو آگہی کے آئینہ خانے میں ہر طرف اپنا ہی عکس دیکھ کر محو حیرت تو ہے مگر اپنے آپ کو پہچان لینے سے قاصر ہے۔ ذات یا فرد کی یہی تلاش اس طرح کے خیالات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہیں۔

ہاں مگر ایک وہ تاریک گلی
کہ جو اس گھر کی طرف جاتی ہے
جس کی منزل میں کوئی نور نظر آتا ہے
اک سماں نور سے معمور نظر آتا ہے (نظم ہم آہنگی)

میراجی کی شاعری کو ناقدوں نے دھرتی پوجا کی ایک مثال قرار دیا۔ اس کے یہاں دھرتی اکثر عورت کا روپ دھار لیتی ہے۔ وہ اس کی بوقلمونی میں ذات کی وسعتیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تلاش کرتے کرتے ان گنت جزیروں میں بٹ جاتا ہے۔ **طاہر مضطر** نے میراجی کا مطالعہ سنجیدگی سے کیا ہے یا نہیں یہ الگ مسئلہ ہے لیکن اس کے یہاں زندگی اور فن کے تئیں میراجی کا سا اپروچ اور رویہ ضرور ملتا ہے۔ حیات کی کشمکش میں ایک لذت سے آشنا ہونے کا خواب اس کے یہاں بھی تعبیر کی چیرہ دستیوں کا شکار نظر آتا ہے، اس کے یہاں بھی ایک ہولناک اندھیرا ہے جس میں سایہ در سایہ پیکر ابھرتے ہیں۔ یہ بند ملاحظہ ہو۔

کتنے موڑوں پہ رکا، اور..... چلا ہوں اب تک
کس سڑک؟
کس کی گزرگاہ کا نام
کس کے تلووں کے نشان؟
ایک وہ موڑ.....
جہاں سے میری بھرپور جوانی گزری
ہر شام سہانی گزری
جستجو!
سعی وفا.....
مہر و محبت.....
تاریک.....
ایسی تاریک سڑک..... جس کا کوئی نام، نہ منزل کی خبر
(ہم آہنگی)

کہتے ہیں ہم جس صدی میں پیدا ہوئے اس میں سارے زمانے سمٹ کر رہ گئے، فکری سطح پر انسان کا گرد و پیش اتنا بدل گیا ہے کہ اس کی جولاں گاہ ساری کائنات بن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گئی۔گلوبل ولیج میں رہنے والے ہم لوگ صرف اس مقام سے ہی وابستہ نہیں ہیں جہاں ہماری بود و باش ہے، بلکہ جغرافیائی حدود محض علامت بن کر رہ گئی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ہماری پیکر تراشی ایک نئے لب ولہجہ کو تلاش کرتی ہے، آہنگ مقامیت سے بے نیاز ہو گیا ہے اور ایک گلوبل Rythem شعری تجربوں میں در آتا ہے۔آج کا شاعر اپنے آپ سے زیادہ اور قاری سے بہت کم مخاطب نظر آتا ہے اسکے بطون سے اُٹھتا ہوا دھواں ساری کائنات کو اپنی لپیٹ میں لینے کو تڑپتا ہے، خود کلامی نے جو جگہ شاعری میں بنالی ہے، اس سے پہلے وہ اسے کبھی نصیب نہ ہوئی تھی۔

اب آؤ۔

سر کو خمیدہ کر کے یہ نکتہ تسلیم کر لیں دونوں
رضا و تسلیم کی جبیں میں دُرِّ محبت کو بھر لیں دونوں
بنے رہیں بے قصور دونوں (مونولاگ)

ان تمام حقائق کے باوجود کہ انسان بود باش کی قیود سے آزاد ہوا ہے، وہ آج بھی زمان و مکان کی تعمیر کا اسیر ہے آج بھی اپنے گرد و پیش میں ہونے والے واقعات سے لاتعلق نہیں ہو جاتا۔جب وہ تاریخ کے مظاہر۔تہذیب کے نشانات، اور تمدن کی علامتوں کو مٹتے ہوئے دیکھتا ہے۔تو چیخ اُٹھتا ہے ۔

بابری مسجد کے گنبد پر
کدال اور بیلچے لے کر
چونے پتھر اور اینٹوں سے
انتقام لیتے ہیں بابر کا
ڈھا دیتے ہیں مسجد
رام کے نام پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مجھے کوئی اور نام نہ دو،

انسان کے سوا..... (نظم فقط انسان)

طاہر مضطر کے یہاں بعض نظموں میں مقامیت بھی آ گئی ہے، گذشتہ دس برس کی خون ریزی براہِ راست انکے خیالات سے رشتہ جوڑ لیتی ہے اس نے دس سال میں ہونے والے واقعات کو مربوط کرنے کے لیے لفظوں کے کئی پل جوڑ لئے ہیں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ کے اُن پلوں کے نیچے بہنے والے مختلف دریا۔ جو کبھی سرخ، کبھی سیاہ ،اور کبھی دودھیا رنگ اختیار کرتے ہیں۔ بہتے بہتے سمندر میں جا گرتے ہیں۔ اور اپنی وسعتوں کو برقرار رکھتے ہیں۔ مضطر کی شاعری فکری سطح پر پرکھنے کی شاعری ہے،..... اس کے یہاں ایک مسلسل کرب، شدید حزن وملال اور اجالوں سے مایوسی کی شکایت کا برملا اظہار ملتا ہے۔

میں انسان رہنا چاہتا ہوں،
مجھے انسان رہنے دو،
مجھے قید نہ کرو،
تاریک خانوں میں
میری دنیا ہے بے سرحد

مجھے یقین ہے کہ اہل قلم حضرات طاہر مضطر کے مجموعہ ''نیلام گھر'' کو بازار ادب کی زینت بنالیں گے۔

فاروق نازکی

سرینگر۔ دسمبر 1999

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دستخط

بندۂ عشق ہوں صحرائے جنون کا باسی
تشنگی کو نہیں دریائے رواں کی پرواہ

لفظ پھیلے تو سمندر بھی کنارہ مانگے
میرے افکار کو کیا کون و مکان کی پرواہ

مجھ کو میزان نہ اوزان کی کوئی پرواہ
مجھ کو اثبات نہ ایقان کی کوئی پرواہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دُعا

ہوس اور حرص کو
دُعا کا نام دیکر
میں دست بدُعا نہیں ہوں یارب
کہ تیرا یہ بندہ
مناجات کی اِس روایت کا
مُنکر ہے
میں دَست بدعا نہیں ہوں یارب
کہ میری جھُولی میں
راحت اور خوشیاں بھر دے
میری دُعا ہے یارب
کہ بس میری حاجت پُوری کر دے
جو وقت وقت پہ پُورے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور نہیں معلوم مجھے کہ
وقت وقت پر میری حاجت کی
صورت کیا ہوگی
دُعا میری یہ قبول کر کے
میرے خداوند !
میری فقیری کی لاج رکھ لے
کہ میری فقیری ہے میری امیری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میری کتاب

اوراق و عبارت سے بری
میری کتاب دل آویز
الفاظ نہیں، جملے بھی نہیں
پھر بھی پڑھ سکتا ہے کوئی
اپنی زبان اپنے لہجے میں
اگر پڑھنا چاہے

یہ کتاب اول ہے اور آخر بھی
جس میں کوئی تحریف کر نہیں سکتا
نہ تشریح بدل سکتا ہے
آنکھ کھلنے کے ساتھ کھل جاتی یہ کتاب
ہر شخص کے ساتھ رہتی ہے یہ کتاب
دیکھتے ہیں سب، پڑھتے ہیں کچھ
یہ کتاب کائنات

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہاں! کائنات میری کتاب
بحر و بَر پر پھیلی ہوئی
کہکشاں اور افلاک کو بھی
اپنے سینے میں لئے

یہ کتابِ کائنات
اس کا ایک ایک نِشاں
ہاں! دشت و جبل، چاند سورج
پھول، پتھر اور اشجار
آب و آتش اور خاک و باد
بجلی کی کڑک ہو یا بادِ صبا
پھولوں کی مہک اور کانٹوں کی چبھن
زُلفِ شب میں چاند کی چاندنی ہو
یا آفتاب کی شعاع ریزی کا عمل
موسموں کا تغیّر ہو، یا رات دِن کا ظہور
رات کی تاریکی ہو یا نصّف النہار
باد و باراں کی رحمت ہو
یا اُس کی زحمت کا زور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کائنات کی ایک ایک شئے

اور اس کا نظام

دیتا ہے یہ پیام

کہ خالقِ کُل کائنات

ہے بے نیاز ہر تخصیص سے

ہر تفریق سے

یکساں ہے وہ کُل مخلوق کے لئے

وہ نہ ہندو ہے نہ مُسلمان

نہ عیسائی نہ یہودی

یکساں سلوک ہر ذی رُوح کے ساتھ

جس کسی کا جو بھی مذہب

وہ مُبارک ہے اُسے

کتابِ کائنات کا یہ درسِ اعظم

ازلی ہے، ابدی ہے اور دائم ہے

میری نظر میں، میرے ذہن میں اور میرے دِل میں

چھائی ہوئی ہے بس یہ ایک کتاب

ہاں! کتابِ کائنات

میری کتاب

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حادثہ

ایک حادثہ تھا
جو پیش آیا زندگی میں
گذر گیا وقت کے ساتھ
وقت سے پہلے کچھ نہ تھا
وقت بدلا
سب کچھ بدلا
لیکن
اس حادثے کے نقوش
ثبت ہو چکے ہیں
میری یادداشت کی تختی پر
جب جب کوشش کرتا ہوں
دھونے کی
یادداشت کی اس تختی کو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خون جاری ہو جاتا ہے
اِس تختی سے
دھونے والے میرے ہاتھ
رنگ جاتے ہیں
خون کی سُرخی سے

کیا میں ایک خونی ہوں ؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فقط اِنسان

میں اِنسان ہوں

فقط اِنسان

مادر زاد

میں اِنسان رہنا چاہتا ہوں

مجھے اِنسان رہنے دو

مجھے نہ قید کرو

تاریک خانوں میں

مجھے آزاد فِضاؤں میں سانس لینے دو

میری دُنیا ہے بے سرحد

میرا مسلک، میرا مذہب وہی

جو وقتِ ولادت ساتھ لایا ہوں

مجھے وابستہ نہ کرو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کسی رنگ سے

کہ سفید ہوں، صاف ستھرا ہوں

مجھے قبول نہیں وہ نام

جو تم مجھے دو گے

جو انسان سے بن گیا کچھ اور

میرا دم گھٹے گا

میرا خون جم جائے گا

کہ میں نے ہر نام کی تاریخ پڑھی ہے

انسان کے سوا ہر نام

لبریز ہے فتنوں سے

عبارت ہے جنگ و جدل سے

اور غیض و غضب کی

روح فرسا داستانوں سے

تاریخ گواہی دیتی ہے

کہ پوتر اپدیش والوں نے

نفرت کے تیز نیزوں سے

تیرہ و تار کر کے رکھ دیا ہے

امن و سکون کی فضاؤں کو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

برتری رنگ، نسل اور مسلک کی

ان کا نعرہ ہے۔

اور برتری کی تشنگی میں

خلقت کو چیرا ہے پھاڑا ہے

سر الگ دھڑ الگ

ڈبویا ہے نسلوں کی نسلوں کو

خون کے سمندر میں

پوتر پرچموں کے سائے میں

لہرائی جاتی ہیں تلواریں

توپیں داغی ہیں

بم بھی برسائے ہیں

ابھی یہ کل کی بات ہے

ایران اور عراق کو کون بھولے گا

پھر کویت پر عراق کا دھاوا

تینوں اسلام کے شیدائی

کون ہلاک ہوا۔ کون شہید ہوا؟

یہ فیصلہ کرے گا کون؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ اہنسا کے پجاری

بابری مسجد کے گنبد پر
کدال اور بیلچے لیکر
چونے، پتھر اور اینٹوں سے
انتقام لیتے ہیں بابر کا
ڈھا دیتے ہیں مسجد
رام کے نام پر
خون کرتے ہیں کروڑوں ابنائے وطن کے جذبات کا
پھر بھی اہنسا پرمو دھرما
اُن کا مسلک ہے
مجھے کوئی اور نام نہ دو
انسان کے سوا
کہ رحم کے کلیسا پر بھی
خون کے دھبے ہیں
وہ کوئی اور نہیں تھے
عیسیٰ ہی کے پیرو تھے
جنہیں عیسائیوں نے ہی
جلا کر خاکستر کر دیا
صلیب کے نشان

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سینوں پر ان کے

راکھ ہوئے

اور کلیسا کے اوپر

صلیب کا بڑا نشان

پھر بھی چمکتا رہا

تاریخ بتاتی ہے

انسان کے سوا سب نام

برسرِ پیکار ہیں

ایک دوسرے کے خلاف

پھر ہر نام کے دامن میں بھی

ہیں اپنے تضادات

ہے کوئی نام جو سالم ہو

بٹا نہ ہو ٹکڑوں میں

تاویل الگ تفسیر الگ

تشریح الگ اور تعبیر الگ

مجھے نہ گھسیٹو ناموں کے چکر میں

مجھے نہ پھنساؤ

رنگ برنگ مسلک کے جھمیلوں میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ اِن ناموں کے
فلسفوں کی تشریح پر اگر یقین کروں
تو مجھے بھی برتری کی خاطر
کسی کو قتل کرنا ہے
یا قاتل کو مسیحا کہنا ہے
یا قاتل کے دِفاع میں آگے آنا ہے
میں ایسا کر نہیں سکتا
کہ میں اِنسان ہوں
فقط اِنسان
اور اِنسان رہنا چاہتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اپنی ذات سے ایک سوال

چلچلاتی دھوپ ہے
آگ جیسے
برس رہی ہے ہر سُو
تمازت، حرارت میں
جُھلستے ہوئے
کٹے پھٹے خیموں کی یہ بستی
ہمارے گناہوں کی داستان ہے
بھیانک بھیانک
یہ بستی اِدھر بھی، یہ بستی اُدھر بھی
تپتی ریت کے صحرا میں
خشک بے آب میدانوں میں
بِکھرے بِکھرے یہ خیمے
اور تاریک گھروندے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اینٹوں کے

کہانی ہمارے گناہوں کی

اِن میں رہنے والے لوگ

دُبدھا کی حالت میں

دبکے ہوئے، سہمے ہوئے

سمٹے ہوئے ایک کمرے کے رقبے میں

کوئی اور نہیں

یہ بھی ہمارے گھر کے وارث ہیں

کل تک

ہمارے ساتھ ہی رہتے تھے

میرے پڑوسی، تیرے پڑوسی

جنتِ ارضی میں جنم لیا ہے تیری طرح میری طرح

سبزہ زاروں میں پلے ہیں تیری طرح میری طرح

آبشاروں سے کھیلے ہیں تیری طرح میری طرح

شاداب کھیتوں کے مالک تیری طرح میری طرح

آہ! لیکن کیا ہوا

جنت کو چھوڑ کے اس طرف

جانا ان کو کیوں پڑا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جہاں برف کی ٹھنڈک نہیں
لو کے جھکڑ اور تھپیڑے ہیں
"قصور خود ان کا، قصور اُس کا
قصور نہ تیرا قصور نہ میرا"
یہ نہ بولو
سیاست کی اِن تاویلوں کو بھولو
کون جھٹلا سکتا ہے ـــــ بول
جب آزادی کو جوڑا ہم نے
ایک فرقے کے مذہب سے
حدِ فاصل کھینچ نہ سکے ہم
آزادی اور دہشت گردی میں
اور ہم بہہ گئے بہکاوے میں
گمراہ ہوئے بزدل بنے
خاموش تماشائی بنے
ایک بھی آواز نہ آئی
کسی جانب سے
یہ سرزمین جاگیر نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کسی ایک خاص فرقے کی
روک لو اس کو
جو ڈرا ہوا ہے اور سہما ہے
ہماری طرزِ دہشت سے
میں مُسلمان ہوں
اسلام کی بات کرتا ہوں
تم ہی قرآن کی کوئی آیت بتاؤ
کوئی حدیث سُناؤ
جو کہے کہ وہ جو ہم نے کیا
ٹھیک کیا۔ اچھا کیا؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زندگی

زندگی گردشِ روز و شب کا تماشہ نہیں
زندگی موسموں کا تغیر، راتوں کا تسلسل نہیں
زندگی خاک و باد نہیں
زندگی آب و آتش بھی نہیں
زندگی جنم سے مرگ تک کا فاصلہ نہیں
زندگی ماہ سال کی داستان نہیں
زندگی فکرِ نان و نمک کا المناک منظر نہیں
زندگی تنورِ شکم کو جھونکتے رہنے کا نام نہیں
زندگی زمانے کے چلن اور دستور کی تعمیل نہیں
زندگی عیش و عشرت نہیں
زندگی نشاط و فرحت کی مستی نہیں
زندگی زہد و تقویٰ بھی نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زندگی صرف پوجا نہیں
زندگی صرف سجدہ نہیں

زندگی کیا ہے
زندگی کی جان
زندگی کا جوہر کیا ہے؟
زندگی نام ہے
ایسے روح افزا لمحات کا
جن سے احساسِ اُلفت کو خوشبو ملے
زندگی نام ہے
بس محبت کے لمحات کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جنّت اور جہنم

میں نہیں ڈراتا ہوں تم کو
کہ تم ہوگے
دوزخ کا ایندھن
میں کیسے سناؤں یہ خوشخبری تم کو
کہ جنت تمہیں ضرور ملے گی
میں نے کب تم سے کہا یہ
کہ گناہ کیا ہے ثواب کیا ہے۔
وہ اور لوگ ہیں
جو بنے ہیں مفسر گناہ ثواب کے
ویکن
جنت اور جہنم کا تصوّر
چلا آرہا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور ازل سے

اور روزِ جزا پر یقینِ واثق

عقائد و مسالک کی رُوح ہے بِلا شک

مندر، مساجد اور کلیسا

اسی تصوّر کے پرچھاواں ہیں

دوزخ کا ڈر اور جنت کی تمنا

عُمر گذر جاتی ہے اسی فکر میں

پھر بھی ہے وسواس کا عالم

اور تذبذب کی حالت میں خود مُقلّد مفسّر

رخصت ہوتے ہیں اس جہاں سے

لیکن میرا مسلک صاف اور واضح

اور جنت عیاں ہے میری نظر میں

کہ میرا مسلک ہے جو ہر فرمودہ رب کا

سُننے میں تمہارا خسارہ بھی کیا ہے

نہ کرو تم اوروں سے ایسا

جو نہ چاہو

کرے کوئی تم سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پھر یہ دُنیا جنت نشان بنے گی
اور لپکتی آگ جہنم کی
وہاں بھی بجھ جائیگی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تصویر

اُس کے چہرے پر غازہ نہیں
اس کی آنکھوں میں کاجل نہیں
اس کے خمدار گیسو بھی سنورے نہیں
اور شیریں لبوں پر بھی سُرخی نہیں
ہاں! نہیں چوڑیوں کی کھنک بھی نہیں
اور لباسِ حسین کی دھنک بھی نہیں
بدن زر سے زیور سے ہے بے نیاز
ہے نہ جھنکار پاؤں میں پازیب کی
اور نہ گردن میں کوئی چمکتا سا ہار
نہ لہو لعب
اور نہ ہی کج روی
مثلِ خورشید بے داغ اُس کا شباب
ہے مہہ سال کی نرم رفتار سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بے نیاز

پاک دِل، پاک طینت ہے وہ

پاکباز

مچلتی تمناؤں پر ضبطِ کامل

مزاج اس کا ہے زاہدانہ

خیال اس کا ہے صوفیانہ

ادا اس کی ہے شاعرانہ

وہ حوّا کی بیٹی

نحیف اور نزار

پلی ہے غم و کرب کے پالنے میں

بڑھی ہے مشقت صعوبت کی پرچھائیوں میں

وہ ہے رنج و کرب و صعوبت کی خوگر

وہ آسان سمجھتی ہے سب مشکلوں کو

وہ دشواریوں کو بھی اِک عزم سے جھیلتی ہے

وہ ہے سخت جان

گو کہ ہے نرم دِل

بجز گُل کی طرح

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ ہوائے مخالف کی یلغار سے
تو لچکتی ہے لیکن نہیں ٹوٹتی
ہر کڑے مرحلے پر
نیا عزم لے کر
سفرِ زندگی کی شدت میں بھی اظہار کرتی نہیں
وہ ہے زندگی سے گریزاں
مگر زندگانی سے بیزار ہوتی نہیں
خلوصِ وفا کی لکیروں سے ترتیب پائی ہوئی
خلوصِ حقیقت کے رنگوں میں ڈھل کر، بنائی ہوئی
یہ تصویر
میں نے یہ تصویر دیکھی ہے
کتنی حسین — اور
دلنشین

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بُوالہوسی

حقیقت سے خائف لوگوں کو
تخیّل کی پرورش مُبارک ہو
انسانیت سے عاری لوگوں کو
نفسانفسی مُبارک ہو
مکمل سُپردگی نام ہے محبت کا
جو کر نہ سکے ایسا
اُسے ہوس پرستی مُبارک ہو
استغنا کا مُقام اولیٰ ہے
جو اِس منزل پر نہ پہنچ پائے
عُمر بھر کی گدائی اُسے مُبارک ہو
زِندہ جسموں میں اگر رُوح ہے
پژمردہ، نزار
ایسے بوالہوسوں کو
چوپایہ کی زندگی مُبارک ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں راتوں کو اب جاگتا ہوں

ہر شب تیری دید کی تمنا لیکر
میں اپنے شبستان میں قدم رکھتا تھا
اور تصوّر میں تیری صورت بسا کر
میں راتوں کو طول بھی دیتا تھا
اس خیال سے کہ میرے خوابوں میں
ضرور آئے گی
پھر ایک شب تجھ کو جو دیکھا میں نے
میں چیخ اٹھا مرا خواب ٹوٹ گیا
میرا شبستان تڑپا۔ شبستان کی ہر شئے بکھر گئی
ہاں میں نے خواب میں جو تجھے افسردہ پایا
ترے لب سئے ہوئے تھے
اُداس چہرے کے دائرے میں
تری خموش نگاہوں سے غم جھلک رہا تھا
یہ وہی ڈر ہے کہ تجھے دیکھ نہ لوں افسردہ
میں راتوں کو اب جاگتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

قانون

یہ ایک قاتل ہے۔ قتل کر دو
سُنا دو اب موت کا فیصلہ، دیر کیوں کر رہے ہو
یہ فیصلہ ہے عین قانون
لگا دو اس کے لبوں سے بس کا بھرا پیالہ
یہی ہے انصاف کا تقاضا
یہی ہے منشائے عدل و قانون،
اسیر کر لو
جکڑ لو مضبوط آہنی بیڑیوں میں قدموں کی جُنبشوں کو
کہیں نہ سوچے فرار کی بات
کہیں نہ گھر کا خیال آئے، اُٹھے بھاگ جائے۔
یہی ہے قانون کا تحفظ۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دِکھا دو اس کو صلیب کا شوخ و شنگ رستہ!

دکھا دو دار و رسن کا جادہ

کہ رُوح اس کی خرام رفتار آزمائیے۔

بدن کی تاریک کوٹھری میں نہ رہنے پائے

یہ ایک قاتِل ہے قتل کر دو

یہی ہے انصاف کا تقاضا

کہ فیصلہ کر کے پھر نہ بدلو

اگر شریکِ حیات اس کی کرے سماجت

سُنائے کچھ دِل خراش چیخیں

تو سُن کے تم ان سنی کر دو

جو اِس کے معصوم بچے روئیں

غمِ یتیمی کی ایک سوگوار چادر میں لپٹے سہمے

تو اُن کو قانون کی تلخ سوغات کی نذر کر دو

وہ بعد میں ڈاکہ ڈالیں کہ خود لُٹیں

یہ دُور کی باتیں تم نہ سوچو

اسی میں قانون کا بول بالا

یہ ایک قاتِل ہے۔ قتل کر دو

یہی ہے انصاف کا تقاضا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لے جاؤ اس کو سوئے مقتل

ارے ۔ یہ کیا؟ اتنی سست گامی
کہیں تمہارے خیال میں اس کی بیٹی بہن اور بیوی کی معصوم فریاد گونجتی ہوگی شاید
تم سوچتے ہوگے اس کے مرنے کے بعد کوئی فرازِ عصمت کو سر اٹھا کر نہ دیکھ پائے
فضائے عفت میں اڑ نہ پائیں ہوس کے منحوس شوم طائر
تم یہ سوچتے ہوگے قانون کا کوئی نرم گوشہ انہیں زندگی کی ضمانت بھی دیدے
مگر اس طرح سوچنا بزدلی ہے
کہ فیصلہ کرکے فیصلہ بدلنا بھی گویا قانون کی خودکشی ہے
تم آج اپنے قانون کی ۔۔ اندھے قانون کی لاج رکھ لو
یہ ایک قاتل ہے قتل کر دو۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مُجھ کو سنگسار کرو

جسم کیا چیز ہے رُوح کی بات کرتا ہوں
میں احساس کے رِشتے کو
حیات شادماں ـــ اور
حیات جاوِداں کی صُورت سمجھتا ہوں
کہ میں صحیفہ احساس کا پیامبر ہوں
اُٹھاؤ سنگ، بڑھو
مُجھ کو سنگسار کرو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مُجھ کو سنگسار کرو

اُٹھاؤ سنگ، بڑھو
مُجھ کو سنگسار کرو
کہ میں ادنیٰ رِشتہ سمجھتا ہوں خون کا رِشتہ
مُجھ کو سنگسار کرو
مُجھ کو نذر دار کرو
مِلن کے جسموں کو، میں اِتفاق کہتا ہوں
میں رِشتہ ازدواجی کو بھی سمجھتا ہوں
بس ایک اِتفاق یا مجبُوری
اگر لپٹنا چمٹنا جسموں کا
تعلقات کا، رشتے کا لازمہ ہوتا
تو کوٹھے والی وہ عورت
جو چمٹی رہتی ہے ہر شب ہر ایک گاہک سے
ہزار لوگوں کی بھی رِشتہ دار کہلاتی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فقط رسوم سے رشتے جو جاوداں ہوتے
تو ٹوٹتا نہ کوئی رشتہ بعد عقدِ نکاح
مگر نزاع، لڑائی، تناؤ چھٹکارا
یہ ہوتا آیا ہے، ہوتا ہے، ہوتا جائے گا
کسی کے بطن سے پیدا کسی کا ہو جانا
یہ آفرینش و تولید
یہ سلسلہ تو چلا آ رہا ہے آدم سے
مجھ کو سنگسار کرو
مجھ کو نذر دار کرو
کہ میں وہ کہتا ہوں جو تم سمجھ نہیں سکتے
سمجھنا اصل حقیقت کا سخت مشکل ہے
پھر اس کا ذکر
تو اس سے بھی بڑھ کے ہے دشوار

اٹھاؤ سنگ، بڑھو
مجھ کو سنگسار کرو

کہ اس کے ساتھ میرا جو لطیف رشتہ ہے
میں اس کے ثبوت میں کاغذ نہیں دکھا سکتا
نہ ہم نے آگ کے پھیرے لگائے منڈپ میں
نہ ہم نے جا کے کلیسا میں حاضری دی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ میں نے اس کے بدن کو چھُوا نہ وہ لپٹی
مرے قریب بھی ہرگز کبھی نہیں آئی
مگر تمہارے تصوّر میں آ نہیں سکتا
وہ قربُت جو ہمیں حاصِل ہے ایک دُوجے سے
سہاگ رات میں ایک دوسرے سے لپٹے جسم
بھی جان جائیں اُسے گر
تو خود کو اجنبی سمجھیں
اُٹھاؤ سنگ، بڑھو
مُجھ کو سنگسار کرو
کہ ایسا کہتا ہوں
حالانکہ میں بھی رشتوں میں بندھا
ایک فرد ہوں
میں بھی ایک شوہر ہوں
کسی کا والد
کسی کا بیٹا ہوں
ہیں میرے بھائی بھی اور بہنیں بھی
مگر میں جانتا ہوں یہ بھی ایک حقیقت ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ اس جہاں میں یہ "خود بخود" کے رشتے
چلے ہی آتے ہیں پیہم چلے ہی جائیں گے
ابد کی منزل تک

میں ان کا پیارا ہوں
وہ سب میرے بھی پیارے ہیں
میں اُن کے ساتھ جیا ہوں، پلا بڑھا بھی ہوں
میں کیسے بھولوں اُنہیں اور کس طرح چھوڑوں
پھر قیامت کون سی آئے گی
جو کوئی اور بھی اپنا
مجھے سمجھنے لگے

اُٹھاؤ سنگ، بڑھو
مجھ کو سنگسار کرو
مجھ کو نذر دار کرو

لہولہان کرو میرے اس سراپا کو
لپکتے تیروں سے طعنوں کے نکتہ چینی کے
کہ میرے سامنے احساس کا لطیف رشتہ
تمام رشتوں سے اعلیٰ
تمام رشتوں سے اوّل

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر ایک ربط سے برتر
روائتوں سے بلند
امر ہے اور مقدس
یہ رشتۂ احساس
کہ جس پہ ہوتے ہیں قربان روائتی رشتے

وہ بنتِ حوّا
جو انسانیت کا پیکر ہے
وہ طنز و رشک و حسد کے اندھیرے جنگل میں
ضیائے شمع فروزاں کی طرح پھیلی ہے
جو اپنی پاکیٔ احساس سے عبارت ہے
اُس نے جھانکا ہے میرے جہاں کے اندر
اُس نے میرا درون ضمیر پہچانا
اُس نے میرا قلم چوم کر
مرے اندر
مرے گذشتہ قلم کار کو جگایا ہے
ہم اجنبی تھے مگر جب ملے تو دل کو لگا
کہ ہم ضرور کبھی ہمسفر رہے ہوں گے
کسی جنم میں، کسی یُگ میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

معتبر ساتھی ۔!

کہ اس کی غزلوں میں، نظموں میں، شعر شیریں میں

ہے مرے غم کی ندا

اسی کو کہتے ہیں احساس کا اٹوٹ رشتہ

جو سارے رشتوں سے اعلیٰ ہے

اور مقدس بھی

تمام رشتوں سے افضل

جمالِ روحانی

جلالِ انسانی

مآلِ ایمانی

میں تشنہ تھا اسی رشتے کے جام تسکین کا

یہی پیاس تھی

جس کے لئے زہر کے گھونٹ

پیتا رہا میں عمر بھر

میں زندہ رہ کے بھی ہر زندگی سے دور رہا

میں آج بھی وہی احساس کا حسین رشتہ

فگار و تیر زدہ سینے سے لگائے ہوں

زندگی سجائے ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُسی کی پُوجا میں کرتا ہوں دِل کے مندر میں
اُسی کا ہے دھیان ہر لمحہ
جو چاہتے ہو تو پھر
مُجھ کو سنگسار کرو
مُجھ کو نذر دار کرو

میرا یہ جُرم
رسوم جہاں کی زنجیریں
جکڑ کے روک نہیں سکتی ہیں میرا احساس
تمہارے اندھے عقیدوں کے معبدوں میں کبھی
میں سر جھکا کے
گنہگار ہو نہیں سکتا
تمہارے صدیوں کے
ان بندھنوں کے مندر میں
میں پُوجا نہیں سکتا رسوم کہنہ کی
تمہارا خنجرِ قانون کاٹے میرا سر
مگر یقین ہے میں پھر بھی
مر نہیں سکتا ——
میں اپنے عہد کا انسان ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فقط انسان

اسی طرح سے میں انسان رہنا چاہتا ہوں

میرا عقیدہ

مرا نقطہ نظر ہے یہی

کہ ربط احساسات

کہ رشتہ احساس

ہے ایک حسین ملن

جسم کیا چیز ہے رُوح کی بات کرتا ہوں

میں احساس کے رشتے کو

حیاتِ شادماں ــــ اور

حیات جاوداں کی صُورت سمجھتا ہوں

کہ میں صحیفہ احساس کا پیامبر ہوں

اٹھاؤ سنگ بڑھو

مُجھ کو سنگسار کرو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پیشگی ضمانت کی درخواست

پیشگی ضمانت کی درخواست
کر چکا ہے پیش کب کا
میرا وکیل
کہ قانون میں ہے
گنجائش اس کی
اور میری دلیل ہے یہ کہ
دار و گیر کا قانون بنایا ہے میں نے
زِندان کا تصوّر بھی میرا ہے
میں ہی جُرم و سزا کا اصلی مُفسر ہوں
کہ ہر جُرم پر
تعذیر کا پیمانہ مُقرر کیا ہے میں نے
دولت کی حد بندی یا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ٹیکسوں کا نظام

میں سب کا مُصنف ہوں

قانون کی درسگاہوں کو

بنایا ہے میں نے

ججوں کا تقرّر بھی ہوتا ہے میری نشار سے

میں مسند نشین ہوں

ایوانِ مُقدس کا

وطن کے مفاد میں کام کرنے کا

حلف بھی اُٹھایا ہے میں نے

اور حکومت میں شامل ہوں

اسی مقصد کی خاطر

وطن دشمنوں کا یہ بہتان ہے مجھ پر

کہ دولت کی بہتات،

میرے اثاثے

گھٹالوں کی ہیں دین سب،

یا کورپشن کے عطیے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ جوبن پر ہے اپنے دیش کی ترقی
دولت، اثاثے اور میرا سب کچھ
معیار کی بلندی اور ترقی کا ہے مظہر
گھٹالوں اور کورپشن کا رونا رونے والے
سبھی ہیں یہ ملک کی ترقی کے دشمن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک غیر مطبوعہ خبر

شہر کی سڑکوں پر لوگوں کے ہجوم
تھک کر چُور جیسے، چہرے نڈھال
لب جیسے سئے ہوں اُن کے
اور یاس و حسرت میں ڈوبے ہوئے
ہاتھوں میں لئے ٹمٹماتے چراغ
یہ کوئی چراغاں نہیں
بے یقینی کے
گھٹا ٹوپ اندھیرے میں
امن کو ڈھونڈنے نِکلے ہیں کو بکو
لیکن ہر طرف دہشت ہے طاری
کون کِس کو مار رہا ہے
یہ بھی اب معلوم نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہاں ہر شام
لاشوں کی گنتی ہوتی ہے
کب کس کی باری آئے گی
کب ڈھیر ہوگا کون کہاں ؟
یہ سوچ سوچ کے
فق ہے رنگ ہر چہرے کا
اور ہر زبان پہ الامان الامان

یکایک ایک زوردار آواز آئی
شاید آسمانوں سے
تمہاری بے رحمی کا دفتر
کھلا ہے مرے سامنے
خونِ ناحق کے گنہگارو
غضب کی انتہا کرنے والو
کیا ایک بھی تم میں ایسا ہے
جس نے قاتل کو روکا ہو
غضب کو ٹوکا ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تم بدی کے منکر نہیں ممد ہو معاون ہو

رحم کی درخواست کرنے والو

تم نے خود لاشوں کو بھی نہ بخشا

میرا عرش کپکپا اٹھا ہے

ان لوگوں کی آہوں سے

جن کے وجود کو تم نے چیرا ہے پھاڑا ہے

اجاڑ کے پھینک دیا جن کو

بے گھر اور برباد کیا ہے جن کو

یتیم بچے بلک رہے ہیں

بیوائیں سسک رہی ہیں

بوڑھے ماں باپ

جوان بیٹوں کی

قبروں پر رو رہے ہیں

کیا میں سب ان سنی کر سکتا ہوں

نہیں یہ میرا وعدہ نہیں

آہوں کو اثر بخشنا میرا طریق خداوندی ہے

تمہاری مٹی کو بھی چین نصیب نہیں ہوگا

برس ہا برس، سالہا سال

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جب تک نہ تمہارا کفارہ پورا ہوگا

یہی آہوں کا اثر ہے

امن انعام ہے، برکت ہے، رحمت ہے

اور نہیں ملتا یہ انعام

کفرانِ نعمت کے گنہگاروں کو

جاؤ تم اپنا محاسبہ کرلو

ندامت کے آنسوؤں سے

اپنے قاتل و غاصب ہاتھوں کو دھولو

تم جو بدی کے حد ہو معاون ہو

پھر یہ ہاتھ میری طرف اٹھاؤ

اس ندا کے ساتھ

لوگوں کے ہاتھ کپکپائے

اور گر پڑے ان کے ہاتھوں سے

سارے چراغ

وہ سب چلائے

اے خدائے خبیر اے خدائے حسیب

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آنسو

ترے اشکوں کے چشمے سے
مرے غم کا سمندر پھوٹ پڑتا ہے
وہ سارے دُکھ صدا دیتے ہیں ـــــ جو
تیری محبت میں سدا خاموش ہوتے ہیں
مرا ہر زخم تازہ اور شگفتہ ہے
سُلگتی کلفتوں کے ڈھیر سے لپکے ہوئے شعلے
مرے دِل میں مہکتے خون کے ہر قطرے کے پیاسے ہیں
یہ رشتہ رُوح کا ہے
رُوح چِلّاتی ہے ـــــ لیکن
بے صدا، بے صوت چیخوں میں
سُبک بے نام لہروں اور موجوں میں
کوئی کچھ بھی نہیں سُنتا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سُنو اے رُوحِ من!

مرا دِل چھلنی کر کے خون رُلاتی ہے محرُومی

مرے دامن پہ اشک یاس برساتی ہے محرومی

محرومی.....؟

یہ محرومی تو ہے احساس کی صُورت

اور اِس جابر زمانے میں ـــــ زمانے کا یہ جور و جبر

میرے احساس کا گویا مُقدّر ہے

تیرے احساس کا بھی مُقدّر ہے

چلو ہم دونوں روئیں

اِس مُقدر کو

کہ یہ بھی ایک قدر مشترک ہے ـــ اور

دونوں میں ہم آہنگی کی یہ بھی

ایک صُورت ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تُم

تمہاری شربتی آنکھیں
مرے احساس کے خاموش اور ویران درپن میں
چمکتی جھلملاتی ہیں
میرے جذبات کے بے آس اور بے جان آنگن میں
لپکتی اور سہلاتی ہیں
میری آنکھوں میں آکر تم مجھے باور کراتی ہو
کہ جیسے وقت کی کالی گھٹاؤں سے
حسین لمحوں کا پورا چاند نکلا ہے
سیہ شب سے سحر کا نور ابھرا ہے
میں راتوں کو تمہاری دید کی حسرت میں سوتا ہوں
میں خوابوں میں تلاشِ کوچۂ الفت میں سوتا ہوں
کبھی شوقِ طوافِ در، کبھی بوسہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کبھی دستک، کبھی سجدہ، کبھی شکوہ
میں خوابوں کے سفر میں تھک کے جس دم
چور ہوتا ہوں
جلا کر شمع، جلتی یاد سے پُر نور ہوتا ہوں
تمہارے رُخ کی تابانی سے میں معمور ہوتا ہوں
مگر تم ــــ اس گھڑی
اپنے جواں اور خوبصورت سے شبستان میں
کسی "خوابیدہ جسم" انسان کو شاید
بہت ممکن ہے تم اپنا سمجھ کر یاد کرتی ہو
وگرنہ میری دستک سے
تمہارے شبستان کے حسین پردے سرک جاتے
دریچے خود بخود کھلتے
کوئی آواز آتی
اور میرے کانوں سے ٹکراتی
ارے تم ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شناسائی

لوگ ملتے رہتے ہیں
لوگوں سے پیہم راستوں میں، محفلوں میں، خلوتوں میں
دیکھنے، ملنے، بولنے اور سننے سے
عبارت ہے حیاتِ آدم
یہ زندگی
شکل و صورت کے شناسا لوگ سب
زندگی کے اس سفر میں ملتے رہتے ہیں
کبھی جھک کر، گلے مل کر
کبھی شانِ تغافل سے بھی، پھولوں کی طرح کھل کر
ہوں میں بھی زندگی کے کارواں کا ایک راہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں اکثر سوچتا ہوں
کون کس کو جانتا ہے
کون ہے کس کے درون سے واقف
یہ میری سوچ اکثر ڈوب جاتی ہے
شناسائی کے بے ساحل سمندر میں
ملنساری کے اک خوابیدہ منظر میں
یہاں تک کہ
میں گم ہو جاتا ہوں
لوگوں کے جھرمٹ میں
مرا تخیّل، میری سوچ
میرے سوال

دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں سب
مگر جب اپنے گھر میں اپنے کو میں
اجنبی محسوس کرتا ہوں
بھری دنیا میں تنہا ہی بھٹکتا ہوں
تو میری سوچ بھی کروٹ بدلتی ہے
تڑپتا ہے سوالِ دلنشین

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ پا جائے جواب اپنا

میرا درد آہ بھرتا چیختا ہے

مرا کرب دُروں چلاتا ہے

مجھے تڑپاتی ہیں بے چینیاں رُوحِ تجسّس کی

مگر سُنتا نہیں کوئی

بندھا ہوں ـــــ پھر بھی دُنیا کے رِشتوں میں

میں ایک نورِ نظر بھی ہوں

میں اِک لختِ جگر بھی ہوں

بَرادر بھی

پِدر بھی

شوہر بھی

اور کسی کا دوست بھی ہوں

مجھے پہچان سکتے ہیں سب

لوگوں کے جھرمٹ میں

مرے شکل و شمائل، ناک نقشہ سے وہ واقف ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رُوح اور لہو

خاک کے پُتلے میں جب
پھونکی گئی رُوح
گوشت پوست کا

آدم بنا
پھر جسمِ آدم میں جب
گردشِ لہو کرنے لگا

حیاتِ آدم کا آغاز ہوا
لہو کی روانی سے عبارت ہے

زندگی انسان کی
لہو رُک جائے تو
مرگ کا ہے سامنا
یہ رُوح ہے یا لہو
جس نے خاک کے پُتلے کو بنایا
آدم پھر آدم زاد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دو ہاتھ

دو ہاتھ

اِک دوسرے سے پیوستہ

نِشان میرے تمہارے لبوں کے

اِن ہاتھوں پر

کہ مہر ثبت تھی، تصدیق دوستی کے لئے

یہ دوستی کا تھا پیمان زندگی بھر کا راز

مگر خموش تھے لب

کسی صدا، کسی آواز کا وجود نہ تھا

مقدس آیت احساس کی نِدا کے سوا

کسی نوا، کسی ہنگامے کا شہود نہ تھا

اک ایسے رشتہ باہم کی

دِلربا تقریب

گواہ جس کا کوئی بھی نہ تھا زمانے میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مری، تمہاری نگاہوں کی روشنی کے سوا

میرے ندیم

اُس تقریب کی قسم ـــــ سوگند

یہ رشتۂ باہم

ازل سے طے شدہ ہے

وگرنہ دو متضاد

سمتوں کے راہی

یوں نہ ملتے

ایک نقطہ پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُف

طوفان آنے والا ہے

اُجڑ جائیگا یہ مندر
جہاں میں دیوی کی پوجا کرتا ہوں
یہ مسجد ٹھنڈی ہو جائیگی جہاں
میں سجدہ شوق ادا کرتا ہوں
یہ کلیسا زمین بوس ہوگا
جہاں میں ایستادہ ہوتا ہوں
مریم کے تصور میں
طوفان! زبردست طوفان آنے والا ہے
یہ درخت اُکھڑ کر گر جائیگا
جس کی چھاؤں میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میرا جھلستا ہوا وجود ٹھنڈک محسوس کرتا ہے
پانی کی ایک ایک بوند کے لیئے
ترسوں گا جب ——

یہ چشمہ خشک ہو جائیگا
جو میری محبت کی تشنگی بجھاتا ہے
چاند چھپ جائیگا
گھنے اور مہیب بادلوں کے اندر

اندھیرا چھا جائے گا ہر سو
جہنم آگ اگلے گا
جہنم کا عذاب شروع ہوگا
اُف! یہ طوفان
رسمِ جہاں سے شروع ہوگا
اُس کے ازدواجی بندھن تک

اس طوفان میں
سب کچھ بہہ جائیگا
ایک
اُس کی یاد کے سوا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بلا اشتباہ

تمہارے چہرے پر سیاہ نقاب
تمہارے ہاتھ پہنے ہیں
دبیز دستانے
کہ تمہارے جرم رہیں بے نام و نشان
اور تم
بری رہو رائے عامہ میں
اپنے سنگین جرموں سے
تمہارا چارٹر، تمہارا منشور
نہیں ہے کہیں لفظوں میں
تم کبھی ایک لفظ بھی نہیں بولے
تم بہرے بھی بنتے ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور گونگے بھی

ردِ عمل کوئی چیز نہیں

تمہارے عمل کے خلاف ہیں

آہوں چیخوں کا تم پر کوئی اثر نہیں

جیسے انسان نہیں تم پتھر ہو۔

تمہارے عمل سے آباد گھر ہیں اب اُجاڑ

تمہارے عمل سے ہوئے بچے یتیم

تمہارے عمل سے چھن گیا ہے

ماؤں بہنوں کا سہاگ

قاتلِ نام ہے چھوٹا

تمہارے لئے

چنگیز، ہلاکو، اور ہٹلر

تم سے بہتر تھے

کہ کھل کر سامنے آتے تھے

لیکن تم اپنے کو چھپا رہے ہو

پردوں میں ـــــ ولیکن

ارض گلاب کے سینے سے رواں

سُرخ خون لکھ رہا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تمہارے عمل کی سیاہ داستان
اور خون ناحق رنگ لایا ہے دیکھو
آئینۂ عالم میں اب
تمہارا نقاب ہے تار تار

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مونولاگ

قصور تم اپنا پوچھتی ہو؟
تم ہی بتاؤ
قصور آخر میرا بھی کیا ہے؟
اگر یہ میرا تمہارا رشتہ
جنم دیا ہے نگاہِ دلکش کی گفتگو نے
تو پھر بتاؤ
قصور اس میں کسی کا کیا ہے؟
اگر خیالوں کی قربتیں لفظوں نے دکھلائیں
اگر دلوں کی مسافتیں عشق نے مٹائیں
تو پھر ہے اس میں قصور کس کا؟
اگر ہم آہنگی احساس و فکر نے بخشی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تمہارے اور میرے دِل کو پیار کی حِدت

تو پھر ہے اس میں قصور کس کا؟

ترکِ تعلق کے باوجود جو ہے

اسی تعلق خاطر پہ زندگی موقوف

تو پھر ہمارا قصور کیا ہے؟

ہم اس طرح ایک دوسرے کو خطا کا الزام

دیں تو کیسے

قصور میرا نہ ہے تمہارا

یہ دو دلوں کے مِلن کی ایک شوخ داستان ہے

ہر ایک دِل بے نیاز ہے عقل کے فسوں سے

بری تقاضائے مصلحت سے

حقیقتاً دِل کی حکمرانی ہی

ہے اصل حکمرانی

اب آؤ

سر کو خمیدہ کر کے یہ نکتہ تسلیم کر لیں دونوں

رضا و تسلیم کی جبین میں دُرِّ محبت کو بھر لیں دونوں

بنے ہیں بے قصور دونوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مرنے کا حق

موت کی آغوش میں
جانے دو اُسے
جو اب نحیف ہے نزار ہے
رگڑ رہا ہے ایڑیاں
سِسک رہا ہے، تڑپ رہا ہے
بڑھاپے کی لاعلاج آفت سے
اور سمجھتا ہے کہ اب
وہ بے ضرورت بوجھ ہے
اولاد کے ذہنوں پر
لیکن پھر بھی محتاج ہے
ان کے رحم و کرم کا
موت کی آمد تک

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ مختصر کرنا چاہتا ہے
اس عذاب وہ موت کو
اسے زندہ رہنے کی خواہش بھی کیوں ہو
تم جو اُسے اب بوجھ سمجھتے ہو
زندگی نام ہے تشنگی کا
اس کی تشنگی کب کی
بجھ چکی ہے
اب عذاب و کرب میں مُبتلا ہے
تو پھر مصنوعی تنفس سے
اُسے لاش کی صورت میں
زندہ رکھنے کا کیا حق ہے کسی کو
یہ عتاب ہے بے شک
بے معنی زندگی کا
گر مرگ ناگہاں اس کی
آخری خواہش ہے
تو مرنے کا حق تو دیدو اس کو
موت کی آغوش میں
ابدی نیند سو جانے کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بہُت رُسوا اب ہو رہا ہے اپنے ہی گھر میں
جہاں اُس نے پیار برسایا ہے
وہ بے شک جیا ہے بہت ہی عِزت سے
اُسے عزت سے مرنے دو
اپنی مرضی سے مرنے کا حق تو دیدو اس کو ؛

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پت جھڑ کا پھول

خزاں کا موسم ہے
خزاں رسیدہ پتوں کی بارش ہے
ختم ہے پھولوں کی بہار
لیکن میرے باغ میں
صِرف ایک پھول
واحد اور تنہا پھول
گلاب نہیں
گلاب کی یاد دلاتا ہے
نازک رنگ برنگ پنکھڑیوں سے
بھرپور ایک پھول
گول گول بڑا سا چہرہ لیکر
اپنے وجُود کی بلندی پر
مسکرا رہا ہے
دیکھنے والے پوچھتے ہیں مجھُ سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کس موسم کا پالا ہے
پورے باغ میں تنہا ہے
میں چپ ہوں کہ طویل
گوشہ نشینی کے بعد
آج ہی اس باغ میں آیا ہوں
سوچتا ہوں کہ شاید
مجھ سے کہنے آیا ہے
کہ تنہا رہ کر بھی مرجھانا
میری فطرت میں نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لمحۂ قیامت

تم ایک لمحہ رکیں اور نہ ایک پل ٹھہریں
بس اک نگاہِ سُبک
اور — بے رُخی کی نظر
تم اس کے بعد رواں ہو گئیں
بادِ صرصر کی طرح
یہ ایک شوخ سا جلوہ تھا برسرِ راہے
کہ ناگہاں سماں تھا رُخ قیامت کا
قیامت آئی نظر
پہلے ہی قیامت سے
یہ کائنات سُکڑ آئی ایک نقطہ بنی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ میں نے دیکھا

کہ سارے پہاڑ ٹوٹ پڑے

ریزہ ریزہ ہو کے گرے

یہ میں نے دیکھا

کہ ہر سو ہیں آگ کے شعلے

لپک رہے ہیں

مٹانے کو میرا رنگِ وجود

جلانے کو میرا ہست و بود

زمین دھنستی گئی واں

جہاں کھڑا تھا میں

بدن جھلستا رہا۔ میرا دم گھٹتا رہا

اندھیرا دن میں ہوا

یہ تیرے جانے کا انداز تھا نگارِ بہار

کہ گلستان جہاں میں خرام محشر تھا

پڑھا ہے روزِ قیامت کا ذکر دنیا نے

کئی صحیفوں میں ان گنت کتابوں میں

مگر جو دیکھا ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ "لمحۂ قیامت" تھا
کسی صحیفے میں شاید ہی اس کا ذکر ملے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُجالا

یہ رات

ہزار راتوں سے برتر و اولیٰ

پاک اور مقدس رات

رحمتوں، برکتوں کی سنواری سعادت کی

یہ رات

ربّ اکبر کے اِک وعدۂ عفو، عہد عنایت کی رات

دوزخ سے امن و امان کی رات

عظیم اور افضل

بُلند اور برتر

اِس رات ترے گھر میں ایک پل بِتانے کو آگیا ہوں

کہ شاید تیرا گھر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خلوص اور خلق و مُروت کی ہے خانقاہ

کہ شاید تیرا گھر

ہے اِک آستانِ محبت

کہ میری دُعائے محبت کی تاثیر

مجھ کو ملی ہے یہاں

میرے محبوب — آ

رُوبرو، دُوبدو

ہم گزاریں یہ رات

کہ یہ رات

پاکیزگی میں ہزار راتوں کی ہم پلہ

عظیم اور افضل ہے، اولیٰ ہے بہتر ہے

ترے ساتھ

میری مُلاقات کی یہ حسین رات

میرے مُقدر کا رنگین اُجالا

حیات ابد کی سحر کا حوالہ ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

صِلہ

تمہارے ساتھ ملاقات
اتفاق حسین
تعلقات
میرے دِل کا حادثہ ٹھہرے
میں کھو بیٹھا ہوں اپنا حافظہ
میں جیسے ہو گیا ماضی سے لاتعلق
الگ میں ہو گیا سب سے
فقط تمہارے سوا
نیا جنم لیا میں نے
تمام عمر کے بعد
نئے جنم میں تمہیں پانے کی خوشی، گویا
میری متاعِ حیات
تمہیں نہ کھو دوں ـــــ یہ اندیشے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میرا درد و کرب، غموں کا سرمایہ
کبھی میں ہوتا ہوں مسرور
شادماں، شاداں
کبھی غموں سے نڈھال
دُکھوں سے آزردہ

جانِ حیات

میں تم سے پا کے مسرت
نگارِ حرفِ مسرت کا سمجھا ہوں خیر مقدم
میں تم سے پا کے غم و درد کرب کا تحفہ
کتاب دردِ محبت کا سمجھا ہوں مفہوم
صلہ یہی ہے وفا کا
یہی تمہاری محبت کی دین ہے شاید

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لمسِ پاکیزہ

تیرے جام سے پی کر آج ایک گھونٹ
میں سرشار ہوا ہوں
کیونکہ تیرے لبوں سے لگنے والے جام کو
میرے ہونٹوں نے چوم لیا ہے
لمس کا یہ پاکیزہ احساس
مرے وجود و ذات کو کرتا ہے سیراب
مرے اُداس جذبات کو کرتا ہے شاداب

اور میرے مرنے کے بعد
رُوح میری تازہ ہی رہے گی تا ابد
میرے مدفن میں پھول اُگیں گے اُلفت کے
سُرخ ـــــ تیرے آنچل کی طرح
مہک مہک ـــــ تیرے خیالوں کی مانند

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دلکش ـــ تیری حسین آنکھوں کی طرح

کوئی گلچین توڑ نہ لے انجانے میں

میری قبر کے اِن پھولوں کو ـــ

تیرے جام سے پی کر آج ایک گھونٹ

میں سرشار ہوا ہوں

تو واقف ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہم آہنگی

کتنے محروم زباں جذبوں کی تصویریں
اُبھاریں میں نے
کتنی مایوس سحر آہوں کی تقدیریں
سنواریں میں نے
کتنے رنگین شبستانوں میں مہکی ہوئی راتیں
گذاریں میں نے
کتنے ایوانوں پہ محلوں پہ، مکانوں پہ
کبھی نشانِ محبت
کبھی اندازِ حقارت سے
نظر ڈال کے مسرور ہوا ہوں اب تک
کتنی بار اپنی اس کاوشِ معصوم پہ
مغرور ہوا ہوں اب تک
کتنی راہوں کے خم و پیچ یہ لہرا کے چلا ہوں اب تک

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کتنے موڑوں پر رکا — اور چلا ہوں اب تک

کس سڑک ؟

کس کی گذرگاہ کا نام

کس کے تلوؤں کے نشان — ؟

ایک وہ موڑ —

جہاں میری بھرپور جوانی گذری —

ہر شام سہانی گذری

جستجو،

سعیٔ وفا،

مہر و محبت

تاریک —

ایسی تاریک سڑک جس کا کوئی نام نہ منزل کی خبر

ہاں مگر ایک وہ تاریک گلی

کہ جو اس گھر کی طرف جاتی ہے

مجھے لگتا ہے

جیسے برسوں کی ریاضت کا ثمر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جیسے برسوں کی عبادت کا صِلہ۔

جیسے اس کوچے سے مِلتی ہے مجھے راہِ بہشت
جِس کی منزل پہ کوئی نورِ نظر آتا ہے
اِک سماں نور سے معمور نظر آتا ہے
ربّ اکبر کی عنایات سے
رحمت کے نزدیک میں ہوا جاتا ہوں
ایسی قربت ہے دِل و ذہن کی جنت جیسے
ہے خیالوں کی ہم آہنگی کرامت جیسے
جِس سے دہکی ہوئی اِس دُنیا کے دوزخ میں بھی
مِلتی ہے بہشت۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میری عبادت

تمہارا حُسنِ تصوّر مری عبادت ہے
تمہاری یادِ فروزاں مری ریاضت ہے
تمہاری یاد میں آنسو بہیں ـــ گناہ دُھلیں
تمہارے درد میں آنکھیں جلیں ـــ چراغ بنیں
تمہاری فکر میں راتیں ڈھلیں ـــ ثواب بنیں

کہ تم سے رشتۂ جان ربطِ رُوح دائم ہے
بس اِک یقین، بس اِک اعتبار قائم ہے

تم اِس زمانے کی مریم
رواج و رسم کی مُنکر، خلوص کی ہمدم
مہیب رسموں کے جنگل میں
اُچھلتی، چیختی پرچھائیوں کے حلقے میں
عقب سے دوڑتی رسوائیوں کے گھیرے میں

اچھوتی مریم ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خلوصِ آدم ہو

میں سر بسجدہ ہوا ہو جاتا ہوں، یقین کرو

تمہارا حسنِ تصوّر میری عبادت ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرب

کون تھا وہ.....؟

وفا کے عنصر سے خالی خالی

وفا کے جذبہ سے عاری و محروم

وہ ایک انسان نہ تھا

حرفِ آدم تھا

شکلِ آدم

نہ سُن سکا تیرے قدموں کی نرم آہٹ کو

نہ گِن سکا تیرے دِل کی جواں دھڑکن

ترا پیامِ نظر بھی سمجھ کہاں پایا؟

وہ تھامے ہاتھ ترا

کر سکا نہ جرأت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ رسموں کا پیکر

رواجوں کا قیدی تھا

نہیں بڑھا سکا تیری جانب رفاقت کا ہاتھ

دبے پاؤں اُٹھا ــــ چلا ــــ نکل گیا وہ

رواجوں، سماجوں کے جنگل میں

غائب ہوا ــــ وہ

شکار اُس کو شاید مِل گیا ہو

نشانہ کسی کو بنا کر

کسی پر جھپٹ کر

سماجی بلندی بھی شاید مِلی ہو

اُسے یاد کرنے سے حاصِل بھی کیا ہے

جو احساس اُلفت سے محروم ہو

تیرے اشک ــ!

ہاں ہاں ترے اشک بہنے لگے ہیں مگر

یہ موتی لُٹانے سے کیا فائدہ ؟

یہ آنسو بہانے سے کیا فائدہ ؟

تجھے چاہیئے کہ تو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آگ برسائے اُن بستیوں پر
جہاں نرم شہنائیاں بج رہی ہیں
جواں، گرم جسموں کی سوداگری پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خلش

تمہاری تلخ نوائی کا، تُند خوئی کا
یقین جانو نہ شکوہ نہ کچھ گِلہ ہے مجھے
قسم تمہاری مُعطّر لطیف یادوں کی
میں جانتا ہوں کہ تم
بھری پری ہوئی دنیا میں آج تنہا ہو
میں جانتا ہوں
تمہاری راتوں کا کرب و الم
دِنوں کا عذاب
عیاں ہے مجھ پہ
تمہارے ذہن کا ہر اضطراب بے پایاں
تمہارے حُسنِ تخیّل میں انتشار کی رو
حدِ نگاہ پہ مدقوق وقت کی زردی
لپکتے شعلے سبھی بندھنوں کی آتش سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جلا کے بزمِ تصور کو راکھ کرتے ہیں
رواج و رسم کی
پابندیوں کے کالے ناگ
تمہارے سرمئی احساس کو بھی ڈستے ہیں

تمہاری تلخ نوائی کا اب گلہ بھی نہیں
تمہاری تلخ نوائی
تمہاری رُوح کی چیخ
جھنجھوڑتی ہے مجھے
مرے جہاں میں بے نام اضطراب سا ہے
مری حیات شبِ غم کا جھلستا خواب سا ہے
"اسی کو کہتے ہیں احساس مشترک شاید"
یہی ہے روئے رفاقت کی اک جھلک شاید
اب آج ـــــ آج ابھی سے
مری رفاقت کا
سفر تمہاری طرف تیز، تیز تر ہوگا
کہ تم نہ منزلِ احساس میں رہو تنہا
اکیلے، سونے بھیانک مہیب رستے پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مرے بغیر تمہارا سفر
تمہیں بتاؤ بھلا کس طرح ممکن ہے
یہ میں نے سوچا ہے
اے رُوحِ مَن ـــــ میں ساتھ رہوں
کہ یہ سفر، یہ لڑائی یہ جنگ اور جہاد
بہت مقدس ہے
کوئی کہے نہ کہے اس کو "فی سبیل اللہ"
مگر میں اس کو کہوں گا جہادِ انسانی
یہ لازوال لڑائی، جہادِ لافانی
جہادِ انسانی
تمہارے نغمۂ احساس کا ترنم ہے
تمہارے نوحۂ ادراک کا تکلم ہے
تمہاری جنتِ وجدان کا تبسم ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مقتل

میرے من کی دُلہن
تیری مانگ میں مری اُلفت کا سیندور
جِھلمل جِھلمل کرتا ہے
تو بھی کرتی ہے محسوس
مگر ــــ!
بے صوت و صدا تیرا احساس
بے حرف و زبان میرا اظہار
بے صوتی میں اِس رِشتے کا استحکام
لاحرفی میں ہے دوام
وگرنہ ہزاروں ہاتھ بڑھیں گے
لپکیں گے
تیری مانگ کا یہ سیندور مٹانے کی خاطر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ ہاتھ بھی بڑھتے جائیں گے
جو پہلے ہمیشہ سمٹے تھے
شفقت اور مُروت سے
جو مانگ میں سیندور
بھرنے کی قیمت کو چکاتے ہیں
تن کا سودا کرتے ہیں
دھن کی ترازو لیکر رشتے تولتے رہتے ہیں
تن کے طالب، دھن کے پُجاری
مَن کی سُندرتا سے ناواقف
ہاتھ بڑھیں گے
تیری مانگ کا سیندور
چُھڑانے کی خاطر
پھر دودھوا بنے گا تیرا من
دُلہن بنے گا تیرا بدن
اور ــــ تن کے پُجاری کے مقتل میں
بھینٹ چڑھے گا
مَن کا پُجاری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک خط

مرے سوا تمہیں سمجھا ہے اس طرح کس نے
بتاؤ کس نے تمہیں آیت فلک جانا
بتاؤ کس نے تمہیں سمجھا گیتا کا اشلوک
بتاؤ کس نے تمہیں پوجا جان کر مریم
حیا سے جھانکا ہے کس نے تمہارے سینے میں
بھلا کے جسم کی خواہش، بدن کی ہر خیزش
وفا سے چوما ہے کس نے لبِ تخیّل کو
یہ سب یقین کرو تم، مرا جواب نہیں
یہ سب جواب ہے شاید تمہارے لفظوں کا
کہ جن سے
تم نے بنایا ہے اس طرح کا سوال
کہ میں نے کی ہے مقدس کتاب کی توہین

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں جیسے پاک صحیفے کا کوئی مُجرم ہوں
تم ہی بتاؤ
تمہاری طرف بڑھا کب ہے
یہ میرا دستِ طلب
تمہیں بتاؤ
چھُوا ہے کبھی تمہیں میں نے؟
ثبوت بُوالہوسی کا کبھی دیا میں نے؟
تمہارے دِل میں کبھی شائبہ بھی آیا ہے
خیال و ذہن میں کوئی بھی لہر اُٹھی ہے
کہ اپنی بُھوک مِٹانے کی مجھ کو حاجت ہے
اگر یہ سچ ہے
تو اے جانِ من سوالوں میں
مِلائے ہیں کیوں وہ الفاظ
فگار جن سے ہوا ہے حیات کا رِشتہ
وہ رِشتہ
جس پہ کوئی داغ کوئی میل نہیں
تمہاری طرح

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بے رُخی

بے رُخی زہرِ ہلاہل ہے
جسے میں نے پیا
انگ انگ زہر میں غرقاب ہوا
دِل کی حرکت بھی رُکی
میری نظریں جو اُٹھیں، جم گئیں اُس چہرے پر
بارہا
فرطِ محبت سے جسے چوما ہے
جو مری راتوں کی بے خوابی کا
اور دِن کی پریشانی، بے چینی کا باعث ہے
میرا محبوب
میرا ہمدم و ہمرازِ خیال
ہم نشین اور ہم آواز و خیال
آج ہے مُہر بہ لب

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سر بلند اور نظر نیچی ہے
بے رُخی کا پیکر
بے نیازی کی مجسم تصویر

دھیرے دھیرے مرے بے تاب سراپا میں
زہر تحلیل کئے جاتا ہے
سوچتا ہے مرا ششدر و ماؤف وجود
.....آخر کار یہی ہونا تھا
شاید یہی ہوتا ہے
کیونکہ میں نے
کبھی اتنا نہیں چاہا ہے
کسی کو پہلے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا کروں!

بات جب کی ہے

یہاں پر

بو نہ تھی بارود کی

معروف تھا میرا وطن

پیار کے عنوان سے

نور کے جھرنے رواں تھے دن یہاں

رات کاجل میں نہاتی

چاندنی کو اوڑھ کر

روح کو تسکین تھی

زندگی عشرت کدہ

عشق تھا محوِ ترنم

حسن محوِ رقص تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جِس طرف اُٹھتی نظر
مسکراتی تھی حیات
خاموشی میں تھی صدائے اِنبساط
گنگناتی تھی حیات

ناگہاں ایسا ہوا
ناپید سب کچھ ہوگیا
دوستی، فرزانگی
عاشقی، دیوانگی
دِل لگی کا ذائقہ
روشنی کا ولولہ
گم ہُوا
تیرگی نازل ہوئی
بجھ گئے لاکھوں چراغ
ساز بھی خاموش ہیں
گیت بھی روپوش ہیں
میں اکیلا کیا کروں؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گمشدہ کشمیر کو ــــ آواز دوں

یا

میں اپنے آپ کو آواز دوں

کیا کروں ؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نیلام گھر

عشق و اُلفت کے فسانے تو سُنے تھے میں نے
اپنے افسانے کو عنوان کوئی دے نہ سکا
کوئی لیلیٰ تھی، زلیخا تھی، کوئی شیریں
آج بھی جن کی محبت کا ہے چرچا ہر سو
اور مرا حال ہے یہ کہ تیرا نام
اپنی خاموش زبان پر بھی نہیں لا سکتا۔
کیوں کہ زباں بندی ہے
میرے اور تیرے لئے
چند ساعت کی مُلاقات پہ بھی پابندی ہے
اور اظہارِ خیالات پہ بھی قدغن ہے
رُوحِ من! جانِ وفا
ختم ہو کیسے جذبات پر پہرے کا چلن
ہم جو ٹھہرے ہیں شریف اور معزز شہری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہمہ تن مہر بہ لب

ہم کو ورثے میں ملے ہیں یہی فرسودہ رواج

ہم نے اپنایا ہے یہی مدقوق سماج

جس میں رشتے نیلام ہوتے ہیں

اور روح انسانی تڑپتی ہے

یہ اندھی رسموں کی دنیا ہے

رواجوں کا جنگل ہے

یہاں پگڈنڈی پہ چلنا ہے

رسم ہے

جکڑا رہوں وقت کی زنجیروں میں

ریت ہے سر کو جھکائے رہوں شمشیروں میں

یہ روائت ہے

رہوں سینہ سپر تیروں میں

وقت کا حکم ہے

معصوم جوانی کو مسلتا دیکھوں

رسم کی آگ میں کسی دوشیزہ کو جلتا دیکھوں

پھر بھی خاموش رہوں

کیونکہ میں چپ کے سے ہوئے بازاروں میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کب کا نیلام ہوا ہوں
اور اب تم انہی بازاروں میں
ہونے والی ہو، میری جان، نیلام

یہ تو نیلام گھر ہے
یہاں ہو جاتا ہے سب کا نیلام
کیس طرح روکوں
کیسے ٹوکوں ــــ میں کیسے بولوں
کیس طرح اپنی زبان کھولوں
نام تیرا جو زبان پہ مری آجائے گا
میں یہ ڈرتا ہوں
کہ نیلام کے وقت کہیں قیمت نہ تری گر جائے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ ہے زِندان

ا، ب اور ج

تجربہ یہ ہوا زِندان میں مجھے
پختہ ہوتا ہے عقیدے کا مزاج
فِکر کے طرز میں آجاتا ہے اِک استحکام
رُوح بیدار سی ہو جاتی ہے
زِندان میں
جِسم کیا چیز ہے
میں جِسم کی بات نہیں کرتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ ہے زِندان

(الف)

یہ ہے زِندان
ہر طرف اُونچی فصیلیں
دیو قامت اِک حِصار
ہے سمیٹے جس کی آغوشِ کثیف
فصیل اندر فصیل

حِصار اندر حِصار
بارکوں کی لمبی افسردہ قطار
جِن کے دروازے دریچے
آہنی سیخوں کے بھاری بوجھ میں جکڑے ہوئے
دُور ایک کونے میں تکتا
تختۂ دار و رسن
جیسے سُناتا ہے کہانی موت کی
نیلی پیلی وردیوں کی پُرشکن پوشاک میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

افسردہ، حزیں، مایوس، پُرغم مجرمین
پہریداروں کی صدائیں
گونجتی، لہراتی، تھراتی ہوئیں

یہ ہے زِندان
اصلی، نقلی مجرموں اور مُلزموں کا
ایک سرکاری وطن
اور معتوب اہلِ فراست اہلِ ہمت کا
مکان اِنتقام

یہ ہے زِندان
عدل اور قانون کے دست علمداری کی
خونی قتل گاہ
تجربہ گاہِ عقوبت
امتحان گاہِ عزیمت
مسکن اربابِ ہمت
مرقدِ اِنسانیت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ ہے زِندان
اِک کتاب مکر و سازش ، صاحبانِ کبر کی
اقتدارِ عصر کی
جِس کے اِک اِک صفحۂ تاریک پر
جُرم و سزا کی چیختی تشریح اور تفسیر
کچھ ایسی لکھی ہے
جو کہیں پر اور
پڑھنے کو مجھے ملتی نہیں

یہ ہے زِندان
کِتنے ہی معصوم لوگوں کو یہاں
پہنائی جاتی ہے
گُناہوں اور الزاموں کی پوشاک کثیف
جبکہ اکثر
اصلی مُجرم دندناتے پھرتے ہیں
حدِ زِندان سے پرے
کیونکہ یہ سب ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پولیس کھاتوں کی پھرتی کا کمال
جھوٹی تحریروں کا اک پُرپیچ جال
عدل کا دامن ہے جن سے تار تار
ایک خفیہ انکشاف
ہوتا ہے زِندان میں
آہ! کتنے گھر، مسکن زِندان کی آبادی سے
تاراج ہیں بُرباد ہیں
کون سُنتا ہے، سمجھتا ہے یہاں
کیونکہ اربابِ سیاست کو بھلا فرصت کہاں
عدل اور انصاف کے سرتاج ہیں
حالات کی پیچیدگی سے بے خبر اور بے نیاز
اور ہے قانون کے لائق وکیلوں کا یہ حال
اُن کو ہے ایسی اسامی کی تلاش
مُنصفی کے نام پر پامالیٔ قانون کی
کر سکیں مُنہ مانگی قیمت جو ادا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آہ! کیسا بے بصر قانون ہے
گر نہ ہوتی موشگافی، نکتہ رانی میں یہ وسعت
یہ حدِ زندان سکڑ جاتی
ہمیشہ کے لئے ——

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ ہے زِندان

(ب)

یہ ہے زِندان
زِندان کی قسم
تجربہ گاہِ وفا، ضبطِ وسکوں
تاب برداشت کا پیمانہ تلخ
مقتلِ خواہشِ دل، کاہشِ جاں
عزم و کردار کی معیاری کسوٹی ہے یہ
امتحان ہوتا ہے اِس جگہ پہ دِلداروں کا
بے گنہ اور گنہگاروں کا
تیاگ سے پہلے سبھی
تیاگ کے حالات یہاں مِلتے ہیں
یہ ہے زِنداں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زِندوں کی جگہ

جسم تو قید یہاں ہو سکتا ہے

فکر اور سوچ تو محبوس نہیں ہو سکتی

اس کو جکڑا بھی تو جا سکتا نہیں

نظریہ

کبھی پابند سلاسل نہیں ہو سکتا

سبز و زرخیز تخیّل کو

فصیلوں کی بلندی سے گرا کر

کسی گہرائی میں ڈبویا نہیں جا سکتا

جلوہ گر تازہ خیالات کبھی

بارکوں اور سلاخوں کی روایات میں

پابند نہیں ہو سکتے

تجربہ یہ ہوا زِنداں میں مجھے

پختہ ہوتا ہے عقیدے کا مزاج

ہوتا جاتا ہے نظریہ مضبوط

فکر کے طرز میں آجاتا ہے اِک استحکام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سوچ میں وسعتِ آفاق سِمٹ آتی ہے

رُوح بیدار سی ہو جاتی ہے
زِندان میں
جِسم کیا چیز ہے، میں
جِسم کی بات نہیں کرتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ ہے زِندان

(ج)

جیل کی اِن بُلند و بالا
آسمان کو چھُوتی فصیلوں میں محصُور
اپنے دِلدار سے دُور
بارک نمبر نو میں اسیر
آہنی اور مضبوط سلاخوں کے پیچھے سے
جھانکتا رہتا ہوں
جیل کی اِن بُلند و بالا فصیلوں پر اکثر
تمہاری سوگوار صورت کو
دیکھتا رہتا ہوں
پھر جب ——
بارک کے باہر آجاتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تو لگتا ہے

تم بھی چلتی ہو میرے ساتھ ساتھ

تختہ دار کے مانوس اُس کونے میں

جہاں مری ہر صبح و شام

اُبھرتی اور ڈھل جاتی ہے

تم گھنٹوں مجھ سے سرگوشی کرتی رہتی ہو

میں چند لمحوں کے لئے

بھولی بسری مُلاقاتوں کی یادیں تازہ کر لیتا ہوں

تختہ دار کے سائے میں

آرزوئے دیدار کی آخری خواہش میں

پھانسی کے ایستادہ ستون

پَل پَل مجھ کو تکتے رہتے ہیں

گو پھانسی نہیں میری سزا

گو دار نہیں میری تعزیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پھر بھی تمہاری دید کی حسرت میں
تڑپ رہا ہوں
ہر پل، ہر لمحہ، ہر سانس
پھانسی پر لٹکے ہوئے
ایک مجرم کی طرح

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نوٹ :—

۱۹۸۸ء میں جناب مظہر امام کے لکھے گئے پیش لفظ کے بعد جو نئی نظمیں اس کتاب میں شامل کی گئیں ہیں :—

• میری کتاب • حادثہ • جنت اور جہنم • مرنے کا حق • فقط انسان • پیشگی ضمانت • اپنی ذات سے ایک سوال • کیا کروں • ایک غیر مطبوعہ خبر • رُوح اور لہو • بلا اشتباہ • بوالہوسی • دُعا • پت جھڑ کا پھول • قانون۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کتاب اِن جگہوں پر دستیاب رہے گی

مکتبہ علم وادب
سٹی ویو بلڈنگ، ریڈ کراس روڈ سرینگر

کتاب گھر
مولانا آزاد روڈ سرینگر

عبداللہ نیوز ایجنسی
بڈشاہ چوک سرینگر

ریاض نیوز ایجنسی
کدل بل پانپور

بڈشاہ نیوز ایجنسی
آفتاب مارکیٹ، لالچوک سرینگر

گپکاری نیوز ایجنسی
متصل بسکو اسکول، لالچوک سرینگر

سکندر نیوز ایجنسی
امیرا کدل سرینگر

گلزار نیوز ایجنسی
صورہ سرینگر

خان نیوز ایجنسی
ریگل چوک سرینگر

شاہ نیوز ایجنسی
کپواڑہ

جے کے بک ہاؤس
ریذیڈنسی روڈ جموں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

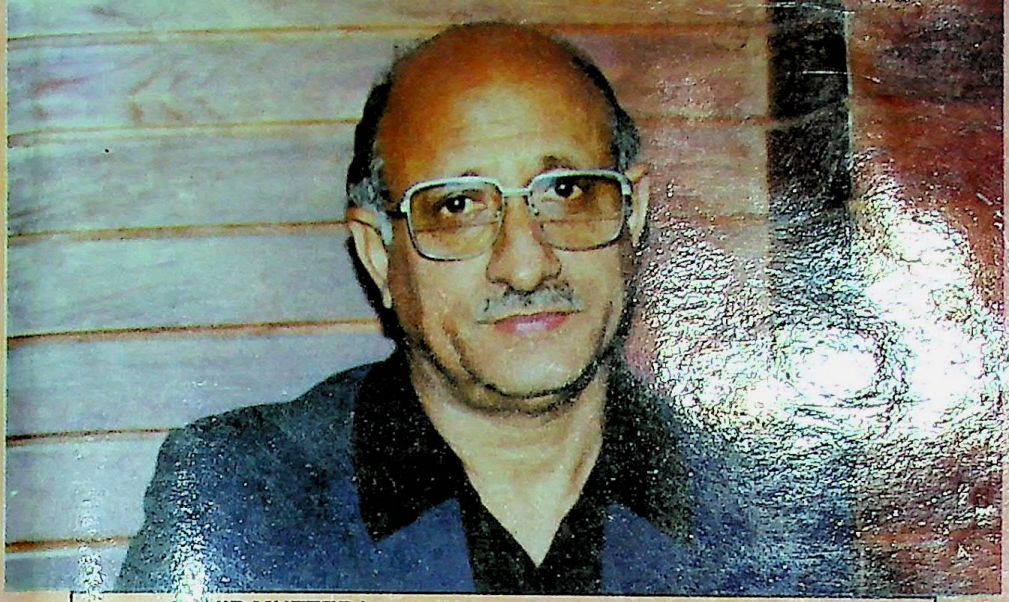

HIR MUZTER is a well known journalist of Jammu and Kashmir. Journalism has been his first love. He had been the editor of Urdu news papers like AAHANG, SALSABEEL and POLITICAL TIMES published from Kashmir. All the papers that he published established their unique identity. He had also been the first editor of the daily CHINAR and NAWA-E-SUBAH.

In his journalistic career, there came a time when Tahir Muzter was asked by Dr. Farooq Abdullah to work as his Political Secretary. He continued with the assignment for two tenures of Dr. Farooq Abdullah as Chief Minister of Jammu and Kashmir till 1990. After that Tahir Muzter remained associated with the electronic media. There also he proved his capability and innovative skills as he had done in print media.

NEELAM GHAR is the first collection of his Urdu poems. These poetic compositions are both introspective as well as carry his message of love and peace to the humanity at large.

TAHIR MUZTER considers the management of this expansive universe spread over the lands and oceans as an eternal lesson free from all discrimination, reservation and selection. He wants to popularise this eternal lesson of the CREATOR of universe among human societies that are rent into segments and compartments of their own creation. He wants to provide short-sighted groupism the space of this eternal concept so that the strife waged in the name of self-styled superiorities is brought to an end, in which human beings of contemporary times are groaning and the humanism is getting trampled under foot.

A Media Kashmir Publication

Sole Distributor :

ALFA ASSOCIATES®

IInd Floor, Matto Complex,
Red Cross Road,
Budshah Chowk, Srinagar,
Kashmir-190001